

یہاں مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں۔ دوسرا ادغام ناقص یعنی قاف
کو کاف میں اس طور سے ادغام کرنا چاہیے کہ صرف صفت استعلا
کی باقی رہے اور ذات قاف کاف میں مدغم ہو جائے۔

شیخ محمد بن الجبری رحمہ اللہ (متن جبری) میں فرماتے ہیں والخلف
بنخلقم وقع۔ یعنی لفظ بنخلقم میں اختلاف واقع ہوا ہے
جو کہ اوپر سطور ہے۔

بیان ان کلمات کا جو روایت جفص میں ان کے
اصول کے خلاف قرآن مجید میں آئی ہیں

خلاف اول سورہ ہود پارہ ۱۱ میں آیت کے دوسرے
مقرے میں کلمہ حجر ہا میں آما کہ بری آیا ہے۔ یہ ایک قسم کی
کشادگی صوت کی ہے نہ کوئی حرف۔

دوم سورہ فرقان پارہ ۲۵ دال الذین کے دوسرے مقرے میں

یہاں مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں۔ دوسرا ادغام ناقص یعنی قاف کو کاف میں اس طور سے ادغام کرنا چاہیے کہ صرف صفت استعلا کی باقی رہے اور ذات قاف کاف میں مدغم ہو جائے۔ شیخ محمد بن الجبری رحمہ اللہ (متن جبری) میں فرماتے ہیں والخلف بنخلقم وقع۔ یعنی لفظ بنخلقم میں اختلاف واقع ہوا ہے جو کہ اوپر سطور ہے۔ بیان ان کلمات کا جو روایت جفص میں ان کے اصول کے خلاف قرآن مجید میں آئی ہیں خلاف اول سورہ ہود پارہ ۱۱ میں آیت کے دوسرے مقرے میں کلمہ حجر ہا میں آما کہ بری آیا ہے۔ یہ ایک قسم کی کشادگی صوت کی ہے نہ کوئی حرف۔ دوم سورہ فرقان پارہ ۲۵ دال الذین کے دوسرے مقرے میں

کلمہ (فیہ مہانا) میں صلہ ہامی ضمیر آیا ہے اس ہامی ضمیر
 کا اشارہ طرف اسم مذکر غائب کے ہوتا ہے اسکو ہامی کنایہ بھی کہتے
 ہیں قاعدہ ہامی ضمیر کا خفض علیہ الرحمہ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر
 ماقبل اور مابعد دونوں ہامی ضمیر کے متحرک ہوں تو اس ہامین
 صلہ کر نیگے یعنی بمقدار طبیعی کے دراز کر نیگے جیسے (اِنَّہٗ
 مِنْ سُلَيْمَانَ) اور (مِنْ رَبِّ وَالْمُؤْمِنُونَ) اور اگر ماقبل
 یا مابعد ساکن ہو تو اس میں صلہ نہیں کر نیگے جیسے (عَلِیْہِ) اور
 بیداء المملک) لیکن چار الفاظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں
 یَرْضَہُ - تَقَفَّہُ - لَمْ تَنْتَہِ - لَمْ یَنْتَہِ (یرضہ) تو اسلئے
 مستثنیٰ ہے کہ اصل میں یَرْضَا لَکُمْ تھا شرط کے آئیے لف
 گرا ہے اصل میں ماقبل اس کلمہ کا ساکن ہے لہذا اس میں صلہ
 نہیں ہوگا اور مابقی تین کلمات میں اسلئے صلہ نہیں ہے کہ صلہ

۱۰
 صلہ فی کلمہ ہامی
 یا ماقبل یا مابعد
 ماکثر کلمات کسرو اور
 ضمیرین آہم کسرو اور
 یا مابعد ہامی اور صلہ
 میں داد اور مقدار اسکی
 دو حرکت ایک الضمیر
 مانند طبیعی کے ۱۲
 (م) موقوف

کے لئے ہای ضمیر کی شرط ہے اور یہ ہای ضمیر نہیں ہے بلکہ ان کلمات
میں جو ہا ہے وہ اصلی جزو کلمہ ہے۔

سوم سورہ فصلت پارہ ^{۱۱} فصن اظلم کے آٹھویں مقررین کا ^{۱۱} اے
میں شخص تسلیل کرتے ہیں یعنی ہمزہ ثانیہ کو جو مفتوح ہے اس کو

بین الفرة والالف پڑتے ہیں بیان قواعد مختلف المقامات متفق البیان

لفظ (اَنَا) ضمیر واحد تکلم یعنی میں کے معنی میں جب قد الف
قرآن مجید میں آئے ہیں وہ تمام وقف میں اور خط میں باقی رہینگے
اور تلاوت میں ساقط ہو جائینگے جیسے اَنَا اُحْيٰی وَاُصِیْتُ اَوْ
اَنَا سَرُّبُکُمْ اَلْاَعْلٰی اور مانند ان کے اور لفظ (لَا کُنَّا) ھُوَ اللّٰہُ
جو سورہ کھف پارہ سبحان الذی کے ساتویں مقررے میں
آیا ہے یہ الف بھی وقف میں باقی اور وصل میں ساقط ہوتا ہے

پارہ ۱۱ ص ۱۱۱
الف و سبب
ن

کیونکہ یہ اسل میں لکن اُن کا متحرکت ہمزہ کی نقل کر کے
نون کو دیکھیں اور ہمزہ حذف کیا گیا پہر بقاعدہ ادغام دونوں ایک جا
جمع ہو نیسے ایک کو دوسرے میں ادغام کر دیا گیا۔ پس الف موجود
ہمزہ مخدوفہ کا عوض ہے جو کہ اب داخل رسم خط ہے ہا ہی تانیث
مدورہ جتنی قرآن مجید میں ہیں کل وصل میں تا اور وقف میں
ہا پڑ ہی جاتی ہیں جیسے اُمّۃٌ قَائِمۃٌ اور مانند ان کے لیکن
لفظ رحمت دونوں طرح سے خط میں آیا ہے یعنی تاسی مدور اور
مطوّل سے۔ اسلئے جان (تاسی) مدور سے یہ لفظ آیا ہے وہاں
وقف میں وہ (ت) (کا) ہو جائیگی جیسے هُدًى وَرَحْمۃٌ
اور جان مطوّل (ت) لکھی ہے وہاں وقف میں تا ہو گئی جیسے
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ یہ ہر دو کلمہ
سورہ اعراف میں آئے ہیں وقس علیٰ ہذا۔ پانچ کلمے انجید

میں اس قسم کے آئے ہیں کہ الف انکے خط میں باقی اور تلاوت
 میں ساقط ہوتے ہیں وہ کلمات ذیل میں درج ہیں۔
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَحْشُرُونَ سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ مِیْن وَلَا أَوْضَعُوا
 خِلَالَكُمْ سُورَةُ تَوْبَةٍ مِیْن أَوْ لَا أَذْجَبَتْ سُورَةُ نَعْلِ مِیْن
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُورَةُ وَالصَّافَاتِ مِیْن لَا أَنْتُمْ أَشَدُّ
 رَهْبَةً سُورَةُ حَشْرِ مِیْن۔

اقسام محسن

محسن جسکے معنی غلطی کے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں۔ جلی۔ اور خفی۔
 جلی وہ غلطی ہے کہ جسکو خاص و عام سمجھیں مانند تبدیل کرنے
 ایک حرف کو دوسرے حرف سے جیسے (ط) کی جاسی (ت)،
 پڑھنا یا (ض) کی جگہ (ظ) ادا کرنا۔ یا واو کی جاسی ہمزہ پڑھنا۔ او
 اسمیں بعض غلطیاں ایسی ہی ہوتی ہیں کہ جس سے معنی کلام الہی

کے بدل جاتے ہیں۔ اور انسان اس قسم کی غلطی سے گنہگار ہوتا ہے۔ اور اگر عہدِ اُپر ہے تو معاذ اللہ کافر ہو جائیگا خوف ہے۔ جیسے تآر
 اَنْعَمْتَ جو سورہ فاتحہ میں مفتوح آیا ہے او سکو مضموم یا مکسور
 پڑھنا یا حُرُومُنَا کی سیم کو مفتوح پڑھنا یا قَتَلَ دَاوُدَ جَالُوتَ
 مین دَاوُدَ کی (د) کو مفتوح اور جَالُوتَ کی (ت) کو مضموم پڑھنا
 یا وَتَفِي غُلَطٰی ہو جیسے (لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا
 پَرُوْقِفْ کر کے اِنَّ اللّٰهَ فَفْقِيْۙ سے ابتدا کرنا یا (عَصْرِيْخِ)
 پَرُوْقِفْ کر کے (اِنِّیْۙ کَفَرْتُ) سے شروع کرنا یہ بھی ایک
 قسم کی مکروہ غلطی ہے۔ نزدیک اہلِ ادا کے۔ یا مانند انکے اور
 کوئی غلطی ہو۔

دوم خفی وہ غلطی ہے کہ جسکو خاص قرآن ہی سمجھیں غیر نہ سمجھ سکیں
 جیسے روم۔ اَشْهَامٌ مَّقْدَارٌ مِّمَّا رَدَدَ۔ وَنُحْتِیْ وَغَیْرَہِ وَغَیْرَہِ کی ادائیگی

کمی و بیشی واقع ہونا پس ایسی غلطیوں سے بوقت تلاوت قرآن ہر
انسان مسلمان کو بچنا چاہیے۔

آداب قرأت سیکھنے کے لئے رسالہ ہدیۃ الاحباب و
تذکرۃ اولی الالباب المعروف (ببرہان) جو ساتھ اس
کتاب کے خاص زبان عربی میں لکھا ہوا ہے اس پر قاری قرآن
کو خصوصاً اور دیگر عقلا و علما کو عموماً عمل کرنا ضرور چاہیے۔

تنبیہ آخر

جو شخص قواعد مندرجہ کتاب ہذا کو بہت خیال سے پڑھ کر یاد کرے گیگا
یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ کسی قرآن مجید غلط نہ پڑے گا
اور پورے طور سے روایت حفص کے سمجھنے کی قدرت حاصل کرے گیگا
بالفعل یہ مختصر تحفہ جو تیار ہو گیا ہے شایقین کی خدمت میں پیش
کیا جاتا ہے اور کافی ہے۔ آئندہ اگر خدا کو منظور ہو تو دوسری

کتاب جو اس سے بہت مطوّل اور مفصل سہت قرآت میں زیر

تصنیف و تالیف ہے وہ پیش ہوگی و اللہ الموفق

والمعین و صلے اللہ علی سیدنا

محمد فی کل لمحۃ و نفیس عدا دما

وسع علم اللہ والحمد للہ رب العلمین

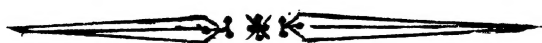
خادم القرآن

محمد سلیمان عفا

عن

حمین

السر



الاستفتاء

ما قولكم دام فضلكم في انه قد وقع خلاف كبير و
فساد بين الناس في بلاد الهند في مخرج الضاد
فبعضهم يقرأ كقراءة قرّاء الحرمين المحترمين
وبعضهم يقرأ مشبهاً بالظاء فايّ من الفريقين
على الحق والصواب بيّنوا توجروا يوم الحساب
محَمَّدٌ سَلِيمَانُ عَلَوِي عَفَا اللَّهُ عَنْهُ

الجواب

الحمد لله وحده لا يملأ الكون استملاً لتوفيق والعون
أخراج الحروف من مخارجها وإعطاءها من الصفات
حقها فتحاج على رياضة الإنسان والتلق من الشيخ
يحسن التجويد وهو علم متوارث من السلف إلى خلف

فيلزم التعويل في ذلك على ائمة هذا الفن فان لكل
 فن اماماً يرجع اليه ويعتمد عليه فمما قالوه هو المتبع
 والناس فيه لهم تبع وما خالف فهو خطأ و
 مبتدع فانهم جزاهم الله عنا وعن سائر المسلمين
 خير اقد افنوا عمهم وصرفوا عزير اوقاتهم في تحقيق
 ذلك وصنفوا في هذا الباب وميزوا القشر عن
 اللباب وواجادوا فيما افادوا من المعلوم من هذا الفن
 مما يلزم الاعتناء بشأنه صيانة لكلام الله الحليل
 عن اللحن والتغيير والتبديل وتحرزوا من ان يكون
 مصداق لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم
 رب قارىء القرآن يلعن قال المحقق ابن الخزري
 رحمه الله في نشرة الكبير ولا شك ان الامة كما هم

متعبدون بفهم معاني القرآن واقامة حدودهم
 متعبدون بتصحيح الفاظه واقامة حروفه
 على الصفة المتلقة من ائمة القراءة المتصلة
 بالحضرة النبوية الاضيحة العربية التي لا
 يجوز مخالفتها ولا العداول عنها الى غيرها
 والناس في ذلك بين فحسن ما جور ومسيئ
 اثم او معدور فمن قدر على تصحيح كلام الله
 تعالى باللفظ الصحيح العربي الفصيح وعاد
 الى اللفظ الفاسد العجمي والنبطي القبيح
 استعلا بنفسه واستبداد ابرأيه وحده
 واتكالا على ما الف من حفظه واستكبارا
 عن الرجوع الى عالم يوقف على صحيح لفظه فانه

مقصر بلا شك وأثم بالريب وغاش بلامرية
 فقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذين
 النصبى لله ولكتابه ولرسوله ولأئمة السليمين
 وعامتهم أمّا من كان لا يطاوعه لسانه أو لا
 يجد من يهديه إلى الصواب بيانه فإن الله لا
 يكلف نفساً إلا وسعها ولهذا أجمع من تعلمه
 من العلماء أنه لا تقم صلاة قارى خلف أى
 وهو من لا يحسن القراءة واختلفوا فى صلاة
 من يبدل حرفاً بغيره سواء تجانساً أم تقارباً أو
 أصح القولين عدم الصحة كمن قرأ الحمد
 بالعين أو الذين بالتاء أو المغضوب بالخاء أو الظاء
 ولذلك عد العلماء القراءة بغير تجويد محناً

عدو القارئ بها الحاناً وقسموا اللحن الى جلي وخفي
 واختلفوا في حدة وتعريفه والصحيح ان اللحن
 فيها خلل يطرأ على الالفاظ فيخل الا ان الجلي
 يخل اخلاً لا ظاهراً يشترك في معرفته علماء
 القراءة وغيرهم وان الخفي يخل احلاً لا يخص
 بمعرفة علماء القراءة وائمة الاداء الذين
 تلقوا من افواه العلماء وضبطوا عن الفاظ
 اهل الاداء الذين يرتضى تلاوتهم ويوثق بقراءتهم
 ولم يخرجوا عن القواعد الصحيحة والنصوص
 الصريحة فاعطوا كل حرف حقه ونزله منزله
 واصلوه مستحقه من التجويد والاتقان
 والترتيل والاحسان ثم قال ولا اعلم سبباً للبلوغ

نهایة الاتقان والتجويد ووصول غاية التصحیح
والتسديد مثل رياضة الاسنؤ والتكرار على
اللفظ المتلقی من فم المحسن وانت ترى تجويد

رحم الله حيث يقول *
لیس بین التجويد وتركه الا رياضة لمزندبره
بفكه فلقصد صدق وبصر واوجز فی القول وما
قصر ثم قال اول ما یجب على مرید اتقان قراءة
القرآن تصحیح اخراج كل حرف من مخرجة المختص
به تصحیحا یمتاز به عن مقارنه وتوفیه كل حرف
صفته المعروفة به توفیه تخرجه عن مجاز

يعمل لسانه وفمه بالرياضة في ذلك اعمالاً
 يصير ذلك له طبعاً وسليقة اهل قنابل فيما
 نقلناه عن كلام المحقق وعمق النظر فيه تعلم
 بذلك ان التجويد ليس امر ايدركه كل احد
 بغير تعب ونصب بل لا بد من التلق وتكرار
 اللفظ بمثل ما يسمع من المحسن ثم اعلم ان الضاد
 مخرج مستقل غير مشارك لحرف اخر فله مباينة
 ذاتية من الطاء والظاء والدال وغيرها من
 الحروف وهو عسير على اللسان وليس شئ من الحروف
 مثله في عسرة ومخرجه كما قال المحقق ابن الجوزي
 في مقدمته ✽

والضاد من حافة اذوليا	لاضراس من ايسر او ميناها
-----------------------	--------------------------

قال الشيخ ملا على القاري رحمه والمعنى تخرج الضاد
 من طرف اللسان مستطيلة الى ما يلي الاضراس
 من الجانب الايسر وهو الايسر والاكثر ومن اليمين
 وهو اليسير العسير والمعتبر ومن الجانبين معاً
 وهو من فختصات سيدنا عمر رضي الله عنه وهو
 معنى قول الشاطبي وهو لذيها يعز وباليمن يكون
 مقلاً (اه) فبسبب عسرتة على اللسان غلط
 من غلط فاخرجه مشابهاً للطاء والظاء والدا
 وكل ذلك غير جائز قال المحقق ابن الجزري رحمه
 في نشرة الكبير والضاد انفراد بالاستطالة وليس
 في الحروف ما يعسر على اللسان مثله فان السنة
 التاسف فيه فختلفة وقل من يحسنه فمنهم من

سراج الخنف مفتي - مكة المكرمة - كان الله لهما



حاملا مصليا مسلما -

الجواب

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا
محمد وعلى آله وصحبه والسالكين نجمعهم بعدة -
اللهم هداية للصواب في النهاية للجمال الرملة
ولو ابدل ضادا منها اي الفاتحة اي اتى بد لها
بظاء لم تصح قرائته لتلك الكلمة في الاصح لتغييره
النظم مع اختلاف المعنى ومقابل الاصح تصح قرائته
لقرب المخرج وعسر التمييز بينهما والخلاف خاص
بقادر لم يتعمده الابدال او عاجز امكن التعلم
فلم يفعل امّا العاجز عن التعلم فتجزئيه قرائته قطعاً

وهو أمي - وأما القادر المتعمد للابدال فلا تجزئية قطعا
 انتهى - وفي شرح المنهج لشيخ الاسلام مع حوا^{شيه}
 للعلامة الشيخ سليمان الجمل ما ملخصه - لو
 ابدل حرفا منها أي الفاتحة بأخر كضاد بظاء وذاك
 الذين المعجمة بـ ذال المهملة أو زاي وكحاء
 الحمد لله هاء وياء العالمين وآوا لم تصح قرأته
 تلك الكلمة فيلزمه إعادة القراءة على الوجه
 الصحيح فلور كع قبل الإعادة عملا بطلت صلواته -
 هذا حكم قادر على النطق بالوجه الصحيح إذا تعمد
 الابدال ومثله عاجز أمكنه التعلم فلم يفعل
 انتهى بتصرف هذا حكم الناطق بالظاء بدل
 الضاد - وأما قول السائل فاي الفرق يقيض على الحق

والصواب - فجوابه لا شك ولا شبهة - ان النطق
 على الوجه المعروف عند اهل الحرمين هو الحق
 والصواب - وقد بين مولانا مقتضى الانام بما نقل
 عن المحقق ابن الجزرى فى كيفية التجويد ومخرج
 الضاد الى آخر ما طال به مما يتعلق بذلك ما
 فيه الغنية والكفاية فلا حاجة الى نقل شئ
 مما يتعلق بذلك والله سبحانه وتعالى اعلم
 امر برقمه المرتجى من ربه كمال النيل محمد سعيد
 بن محمد بابصيل مفتى الشافعية بمكة المحمية
 غفر الله تعالى له ولوالديه ومشائخه ومحبيه
 وسائر المسلمين +



۲۱
 جواب دوم آپ کا ہے
 اور آپ اعلیٰ درجہ کے
 زائد مفتی اور مفتی
 شوافع مکہ منکر میں ہیں
 فیر بعد انتقال حضرت
 سید محمد بن ابی ولان
 سید محمد بن ابی ولان
 شیخ العسای سابق
 علیہ آپ دولت عثمانیہ
 کی جانب سے رئیس العلماء
 بنی اسوقت مکہ حجاز
 میں مقرر ہوئے ہیں +
 ن لفظ

الجواب

الحمد لله وحده رب زدني علماً - ما حققه و
حرره مولانا مفتي الأحناف من جهة التجويد في
الغنية والكفاية وآما من جهة صلاة اللحن
والاقتداء به ففي السوق على الدر وبر وحاصل
المسئلة ان اللحن ان كان عامداً بطلت صلات
وصلاة من خلفه باتفاق وان كان ساهياً
صححت باتفاق وان كان عاجزاً طبعاً لا يقبل التعليم
فذلك لان الكن وان كان جاهلاً يقبل التعليم
فهو محل الخلاف سواء امكنه التعليم ام لا وسواء
امكن الاقتداء بمن لا يلحن ام لا وان اسرجح الأقوال
فيه صحة صلاة من خلف - وأخرى صلات هو

لا اتفاق للخمسة وابن رشد عليها - وأما حكم الاقدام
 على الاقتداء باللاحن فبالعامد حرام وبالكسجائر
 وبالجاهل مكروه ان لم يجز من يقتدى به و
 الا فحرام كما يدل عليه النقل ولا فرق بين اللحن
 الجلي والخفي في جميع ما تقدم غير المعنى ام لا اه
 وفي لدر وبر على خليل وهل تبطل باقتداء بالاحن
 مطلقا بفاتحة او غيرها غير المعنى ام لا او في الفنا^{تحت}
 فقط غير المعنى ام لا وان غير المعنى في لفاتحة او
 غيرها كضم تاء انعمت او تصح مطلقا وهو المعنى
 وان امتنع ابتداء مع وجود غيره عند اللحن و
 هو لا يظهر او كره عند ابن رشد او اجيز عند غيرهما
 فالاقوال ستة اه وقد علمت المعتمد من الاقوال

والله اعلم - كتبه محمد عابد بن حسين مفتي
المالكية ببلد الله المحمية حامداً ومصلياً مسلماً




الجواب

الحمد لله وحده ربّ نردني علماً - استمد من الله
التوفيق والرشاد لا قوم طريق ما افتى به وضحه
وبينه بابلغ بيان مولا نامفتي الاخاف العلامة
الشيخ عبد الرحمن بن المرحوم الشيخ عبد الله سراج
في مخرج الضاد فهو الصواب والحق الذي يرجع
اليه ويعول عليه - فجزاه الله تعالى عنا وعن المسلمين
خير او الله سبحانه وتعالى اعلم - امر برقمه الفقير
الى الله تعالى الخلف بن ابراهيم مفتي السادة الخنابل بمكة
المشرقة حالاً حامداً ومصلياً مسلماً -



الجواب
سوم آيد كاهن آيد
جوان ميان و متفقه
ادب و مستفهم بن مفتي
مالك بن ۱۱ (مولف)
جواب
چهارم آيد في كذا
سوم آيد بنديت
مقدس بزرگ اور
مكة منظمه بن مفتي
خاندان مقرب بن ۱۲
(مولف)

الجواب

ما افتت به مفتي الانام ورئيس العلماء الاعلام
ببلا الله الحرام هو الحق الذي يعول عليه ويحج
المصير اليه وقد حققوا اجاد واصاب فيما افاد-
الفقيه الم الله تعالى عمر ابن المرحوم محمد عبد الرسول
شيخ القراء بحكمة المشرفة-




الجواب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا
محمد وآله وصحبه اجمعين - اما بعد فاقول ما قاله
مفتاى الانام هو المعول عليه والسلام كما هو مبين
في كتب التجويد والفقهاء كمنظومة ابن الجوزي
في التجويد وكالنشر كما قال المفتي - ومن اراد غاية

البيان فعليه بالنشر فان فيه الكفاية والله اعلم -
 امر برقمه الشيخ محمد الشربيني الدمياطي خاتم
 العلم بالحرم الشريف المكعفى عنه -



الجواب

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبه
 بعده - ما قاله حضرة مولانا مفتي الحنفية ومن
 تبعه من السادة الشافعية والمالكية والحنابلة
 فهو الحق وما عداه فهو باطل لا يعول عليه قراءة
 ولا يعمل به ديانة بل اخراج حرف الضاد هو كما
 غارر زيادة ولا نقصان

وهو التحقيق في الشاطبية عن الشاطبي كما في
 التيسير ولا بن الجوزي في المقدمة والتمهيد وفي

آب كافي آب برقمه
 مفتي ادب جيد تاري
 بين قراءات الشريعة
 في سند آب سبي
 سيد عاظم عبد الله
 صاحب مذهبهم متوفى
 كوبري في سنة ١٢٠٠
 (مولف)

نهایة القول المفید للشیخ محمد نصر مکی و غیرهم
من الکتب والشرح باتقان ولم یرد عن احد من
اهل الاداء المعول علیهم قول خلاف ذلك بل و
لا خلاف من روایة من جهة العشرة ولا فی الشوا
خادم القرآن الشریف بمكة المشرفة - ابراهیم سعد المصو

ابن المرحوم علی سعد -



الجواب

ربّ نردنی علما - اقول وبالله التوفیق - قال ابن الجزر
فی التمهید - اعلم ان هذا الحرف لیس فی الحروف حروف
یعرس علی اللسان غیره فان الستة الناس فیة مختلفة
وقل من یحسنه فمنهم من ینخرجه ظاء معجمة لان
یشارک الظاء فی صفاتها کلّها الا الاستطالة فلو

الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام علی
آل محمد الطیبین
والجواب علی ما
سألتموه من
الکتاب والشرح
باتقان ولم یرد
عن احد من اهل
الاداء المعول
علیهم قول خلاف
ذلك بل ولا خلاف
من روایة من جهة
العشرة ولا فی
الشواخادم القرآن
الشریف بمكة
المشرفة - ابراهیم
سعد المصو

الاستطالة واختلاف المخرجين لكانت ظاء وهم
 اكثر الشاميين وبعض اهل المشرق وهذا لا يجوز
 في كلام الله تعالى لمخالفة المعنى الذى اراده الله
 تعالى اذ لو قلنا فى الضَّالِّين الظَّالِّين بالطاء
 المعجمة لكان معناه الدَّاعِمين وهذا خلاف
 مراد الله تعالى وهو مبطل الصَّلوة لان الضَّلالة
 بالضاد هو ضلال هدى كقوله ضلَّ من تدعون
 الا اياه ولا الضَّالِّين ونحوه والظَّلُول بالطاء
 هو الصيرورة كقوله ظلَّ وجهه مسوداً وشبهه
 فمثال الذى يجعل الضَّاد ظاءً وشبهه كالذى
 يبدل السين صاداً فى نحو قوله واسرَّ والنجوى
 او يبدل الضَّاد سيناً فى نحو قوله واصرَّ واستكبرا

الجواب

اقول ما قاله مفاتی الا نام هو المعول علیه السلام



(سرور کلشنی) مهر

الجواب

الحمد لله والصلوة والسلام على رسوله ما
اجاب به سراج الملة ومفاتي الاسلام وليس
العلماء الاجماد الكرام - ووافقه في ذلك
بقية مفاتي الاعلام هو الحق الذي يرجع اليه
كل خاص وعام - كتبه العبد الضعيف الراجي
فضل رب الكونين + عبد الله بن السيد حسين
عاملها الله بلطفه الخفي وفضله الوافي



في الدارين - مهر

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كتابه
نيل من ينال به
اورق ذات غش
مهم ۱۲ (مؤلف)
الجواب يا زعيم
آية الله اور آية الله
سيرة العبد الضعيف
بين جنس راقم كوز
سبحك سنة واما
كسنا قبا بالاختار
اول من كتب هذا
مهم ۱۲ (مؤلف)

الجواب

اقول ما قاله مفاتی والقرءاء المحرمین المخترمین
نرادھما اللہ شرفا وتکریمًا وھکذا اتلقیناہ من
افواہ مشائخنا الکرام والسلام۔

کتبہ عبد اللہ بن محمد بشیر خان کان اللہ لہما
المدارس المدینۃ الشیخ رحمۃ اللہ المرحوم۔



یہ بھی معلوم رہے کہ قراءات چودہ تک مروی ہیں جنکی تین قسمیں
ہیں اول قسم متواتر جو ائمہ سبعہ سے مروی ہے جنکے اسماء مع انکی
رواہ کے کتاب ہذا کے شروع میں درج کئے گئے ہیں۔ دوسری
قسم مشہور ہے جو متواتر سے کسی قدر تہہ میں کم ہے اور ائمہ ثلاثہ
سے جنکے اسماء مع انکے رواہ کے نقشہ ذیل میں اول لکھے
گئے ہیں مروی ہے۔ اور تیسری قسم شاذ ہے جو متواتر اور مشہور

صاحب جواب و قراءات
یہ دو کتابیں علی علیہ السلام
صاحب ہیں جنہیں صاحب
نکندہ اور صاحب
کی سند شاہکی کے طور سے
یہ دونوں جو جنکے متواتر
قراءات کا اثر کتاب میں
عاشقہ برج ہے اور
لفظ

دونوں کی تعریف سے خارج ہے اور روایت اور لغت اور

رسم خط کے خلاف ہے جس کے موافق پڑھنا ممنوع

اور نماز اوس سے جائز نہیں کما صرح

فی الاتحاف والانتقان وغیث النفع

وہ ان ائمہ اربعہ سے منقول ہے جن کے

اسماعیل انکی روایت ائمہ ثلاثہ بعد

نقشہ میں لکھ گئے ہیں

واللہ اعلم و

علیہ السلام

اتم

35

40

Cal

Sub



نقشہ لقبیہ ائمہ اربع عشر حسین ابو جعفر یعقوب
خلف وراثت عشرہ مدین داخل مدین اور باقی
اربع عشر مدین

بیچ	اسماء	اسماء	اسماء	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۱	ابو جعفر بن یزید بن قتقاع	علی بن ورمان	سلیمان بن جسمان	+
۲	یعقوب بن اسحق الحضر	رویس	راوح	+
۳	خلف بن ہشام بن اسحق الوردی	ق ادریس	الحمد	+
۴	ابن محمد بن عبد الرحمن	نزی	ابو الحسن بن شنبوذ	لہ یہ وہی نزی بن جو ابن کثیر سے بہی تروا کرتے ہیں ۱۲ (دس)

نتیجہ	اسماء ارباب	اسماء ارباب	کیفیت
۵	یزیدی مہجے بن المبارک	سلیم بن الحکم	۵۱ یہ وہی تھی بن جکے دہ سوسے دوری اور سوسے ابو عمر سے روایت کرتے ہیں ۱۲ (س)
۶	حسن بصری	شجاع بن کبیر ابی بصرا	۵۲ یہ وہی دوری ہیں جو ابو عمر بصری سے روایت کرتے ہیں ۱۲ (س)
۷	اعمش بن سیمان بن مهران	حسن بن سید المطور	۵۳ بالجیم ۱۲

حَقُّو الطَّبْعَ فَحَقُّوْهُایْنِ

کوئی صاحب اپنے پران جملہ اوراق کتاب کے طبع کی تکلیف
ہرگز گوارہ نہ فرماوین جس قدر جلدین اس کتاب کی مطلوب ہوں
مؤلف صاحب کو لکھیں آجاوینگی

از جانب اطبع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

بفضل ربّ المشرقين وربّ المغربين

أَنْ هَٰذِينَ التَّقْرِيطَينِ

أَعْنِي

تَقْرِيطَ الْحَكِيمِ مُحَمَّدٍ عَنَيْتَ اللَّهُ خَانَ وَتَقْرِيطَ الْمَوْلُودِ

مُحَمَّدٍ جَعَلَ حِينَ عَالَمِهِ اللَّهُ بِلُطْفِهِ الْخَفِيِّ فَضْلَهُ الْوَفْقَ وَالْإِثْمَانِ

طَبَعَهُمَا الْمَطْبَعُ الْمَقَادِسِيُّ بِإِذْنِ الْمَوْلَانِ الْوَفْقِ عَفْوِي

تقریظ جناب فضل العلماء مولانا مولوی محمد جعفر حسین صاحب

ہزاران ہزار شکر اُس منعم حقیقی کو سنرا رہے جس نے اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا مقدس کلام نازل فرمایا جس سے ہم اپنی معاش و معاد کے مفید احکام کو الیٰ الیوم القیامہ استنباط کر سکتے ہیں اور اس کلام معجز نظام کی برکت سے جس نے اپنی فصاحت و بلاغت میں ہمیشہ ہو کر بڑے بڑے فصحاء و بلغاء عرب کو عاجز کیا۔ ہم اپنے برگزیدہ رسول کے رسالت کی بلاریب تصدیق کرتے ہیں۔ اور بعد و بیشمار تحف درود و سلام اوس عظیم و مکرم رسول اور اُسکی آل اطہار و اصحاب اخیار کے شایان ہے جو اُمی لقب مشہور ہو کر من عند اللہ ایسی جوامع الکلم سے ممتاز ہوا جس کے ارشادات طیباً تھے ہم کو اپنے امور دنیوی و اخروی میں علی الدوام استخراج جزئیات پر قادر بنایا اور جس کے فضائل حمیدہ و شمائل پسندیدہ تھے

نہارون گمراہان عرصہ ضلالت کو سید ہے راستے یقین و ہدایت
کے بتلائے۔

اما بعد اصحابِ خبرت و اربابِ بصیرت پر ظاہر و باہر ہے کہ علمِ تجوید
ایک نہایت فنِ شریف و علمِ نافع ہے جس کے حفظ و ضوابط و قواعد سے
انسان ضعیف البنیان قرأتِ کلامِ الہی پر علی وجہ الکمل قادر
اور موردِ رحمتِ الہی و فائزِ ثوابِ اخروی ہوتا ہے۔ ہر فردِ بشر پر
لازم و متوجہ ہے کہ اس مقدس فن کی تحصیل میں کامل سعی بجا لائے
تا درستی الفاظ و عباراتِ کلامِ الہی سے مالا تینا ہی محض رسد کو نین ہو
اور اس شریف فن میں اگرچہ علیہایِ ساف و خلف نے متعدد رسائل
بالسنہ مختلفہ تصنیف و تدوین کئے ہیں لیکن فی زمانہ ہمارے
مقتدای عصر فخر الاقران والا مائل۔ صاحب المجد والفضائل وقف
اسرار قرآنی۔ ماہرِ رموزِ کلام ربانی مجمع الورع والحسنات منبع الفضل

والبرکات۔ کولب سپہر کرامت و شرافت۔ بدر سماء فحامت و نجابت
 معدن مروت و احسان۔ فخر قنوت و امتنان۔ المؤید بتائید
 لمزلی مولنا الحافظ القاری الحاج۔ محمد سلیمان العلوی
 المکی لا نزلت شمس افادته و افاضتہ۔ طالعتہ
 علی روس الادانی و الافاضی نے ایک ایسی عمدہ کتاب
 تالیف و تدوین کی ہے جو مال مال فوائد سے مشحون و مخزون ہے
 اور ہر ایک مبتدی و متشی شخص بقدر اپنی اپنی استعداد کے اس سے
 اکتساب کمال کر سکتا ہے۔ اور با وصف قلت حجم کثرت فوائد
 پر شامل و حاوی ہے حق تو یہ ہے کہ یہ عجالہ نافعہ عجیب و غریب
 نعمت ہے جو اب تک بزبان اردو اس شرح و بسط کے ساتھ غالباً کسی
 نے نہیں دیکھا۔ جب ایسی عمدہ کتاب جسکو بحق طلبہ فن تجوید نعمت
 غظمی تعبیر کرنا سجا ہے۔ اس ہیچوان کی نظر سے گزری تو بے فحواے

وامانعمہ رب فحادث بانفرد انظار اللہ علیہ اپنی اس مختصر عبارت کو کتاب کے آخر میں درج کر کے داعی ہوا کہ خداوند عالم عالمیان اس کتاب سے تمامی محصلین کو نفع کثیر و فیض جمیل عطا فرمائے اور اسکے مؤلف کو جنہوں نے محض شفقۃ علی حال المستعین اپنے بیش بہا وقت کو اسکی تالیف و تصنیف میں صرف کیا جزا سے جزیل عنایت فرمائی اور داسما اپنی حمایت و حفاظت میں رکھے اور اونکے جمیع مقاصد و تارب دارین بطفیل رسول الثقلین بر لائے آمین یا عجیب السالکین۔

وانا العبد الضعیف الراجی الی شفاعۃ سید الکونین
محمد جعفر حسین عفا عنہ رب المشرقین والمغربین
تقریب جناب مولوی حافظ قاری حکیم محمد
عنایت الدخان قضا

الحمد لله رب العالمین
حضرت مولانا مولوی
جعفر حسین صاحب
مدار الفتوح کمال
دکتر الی راسو علیہ
سکرتاظم خلد علیہ
کے بن نقطہ ۱۲۹
درجیات السالکین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
 لَا يَشْكُرُونَ ○ الحمد والمِنَّة كثر ما نُه خلافت و عهد سلطنت كسفت ^{نفقا}
 ملجای علما و فضلا بندگان عالی متعالی حضور پر نور محبوب الدوله نواب
میر محبوب علی خان بهادر مظفر الممالک فتح جنگ نظام الملک
 آصف جاہ بہادر اطال السعمرہ و خلد السملکہ - مین سلالہ خاندان
 ہاشمی خلاصہ دودمان مرتضوی مجموعہ اوصاف حمیدہ معدن اخلا
 پسندیدہ ماہر قرآت سبۃ واقف رکات اربعہ عشرہ یادگار حضرت
 محمد بن الخنفیہ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن اولاد
 قاری محمد سلیمان صاحب علوی جنگ خاندانی اغرا زاور
 شرف تربیت کی مختصر کیفیت ذیل میں مندرج ہے بغرض افادہ
 خاص و عام ایک کتاب المسیمہ بالمختصر المفید فی مباحث التجوید

المعروف بتحفۃ الطلاب اپنے اساتذہ کرام مدارس مکہ معظمہ کے
 طرز تعلیم کے مطابق اردو سلیس بالمحاورہ عبارت میں بمصداق
 کلم الناس علی قدر عقولہم فن تجوید میں تالیف فرمائی
 ہے جو عرصہ سے ایسی ہی رکھی تھی اگرچہ خاص خاص شائقین
 اوسکے نقول سے مستفید ہوتے تھے اور عام لوگ اوسکے نفع
 سے محروم تھے لہذا کمترین لئے اپنی خواہش و امرا سے مولف
 مدد و کوا سپر آمادہ کیا کہ وہ اپنے اس فیض مخفی کو ظاہر فرمائیں او
 عام لوگوں کو اپنی تصنیف و تالیف سے نفع پہونچائیں۔ چونکہ قاری
 صاحب مغرانشاء اللہ علم عربی و زبان عربی و اردو کے کما فیض
 ماہرین اسلئے حضرت نے کمترین کی التجا کو قبول فرما کر ساتھ ہی ایک
 رسالہ المسبی بہ ہدیۃ الاحباب و تذکرۃ اولی الالباب
 الملقبہ بابرہان جو کہ نپو نصائح میں خاص زبان عربی نصائح

و بلاغت سے مملو ہے تالیف فرمایا اور علیٰ ہذا اخیر میں ایک تشکر نامہ
 جس میں بعض معززین حیدرآباد و دیگر اصحاب کمالات کے حالات
 درج ہیں اُردو زبان میں تصنیف۔ اور کُل کو بغرض تعمیم فیض ایک
 جگہ مجتمع کر کے طبع کر دیا ہے۔

۲ مؤلف عم فیوضہ کے خاندانی شرف اور قدیمی اغراز اور فخرِ تربیت
 کے متعلق قلم اٹھانا واقفون کے لئے ابہامِ مبالغہ اور خود مگو
 روشن خیال کے خلاف رضا ہے جو کہ اپنے جد امجد یعنی علی بن ابیطالب
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس مقولہ کے پابند ہیں۔

اِنَّ الْفِتْنَةَ مَنْ يَقُولُ هَا اَنَا اِذَا	لَيْسَ الْفِتْنَةُ مَنْ يَقُولُ كَا اَنَا لَئِنْ
--	--

مگر دل سے میرے ایسے موقع پر نہیں رہا جاتا اور بے اختیار جی
 چاہتا ہے کہ تو ہر کیفیت تو اس وقت ضرور ہی (مؤلف صاحب
 معزز کی ہدیہ ناطیر میں کیجاوے) آپ کے اکابر معزز اور ذی رتبہ لوگ ہیں

اور اساتذہ سلاطین دہلی سے رہے ہیں چنانچہ سر سید احمد خان
 مرحوم اپنی کتاب اثار الصنادید میں جس میں انہوں نے
 دہلی کے مغر زخاندانوں کے تاریخی حالات لکھے ہیں مولف کے
 پروردہ صاحب مرحوم کے متعلق عبارت یہ لکھتے ہیں جو مجسہ اوں کی
 کتاب سے نقل کی جاتی ہے وہی ہذا (بہ نیت ثواب ندیم الدولہ
 خلیفۃ الملک حافظ محمد داؤد خان مستقیم جنگ نے اس مسجد کے
 پاس اپنی دریا دلی اور فیض بخشی سے نہایت عمدہ نفیس دلکش اور
 باولی بنوادی ہے کہ خلق اللہ کو اس سے آرام ہے یہ باؤلی ۱۲۶۰ھ
 ہجیرین شروع ہوئی اور ۱۲۶۳ھ ہجیرین ختم ہوئی حافظ محمد داؤد صاحب
 نہایت سعی اور بڑے ہمت والے آدمی ہیں اور بڑے صاحبِ دماغ
 ہیں انکے آباؤ اجداد ہمیشہ سے خاندان شاہی میں مغر اور محنت از
 چلے آئے ہیں حضرت ظل سبحانی ابوالنظر سراج الدین محمد بہادر شاہ

۱۳۳

خطبہ لا قطاب

خطبہ لا یون تجلب

خطبہ لا یون تجلب
 کمالی
 اور اترتہ منظر

بادشاہ غازی نے آپ کے والد ماجد حافظ محمد خلیل سے استفادہ کلام محمد
حاصل کیا ہے انکو حضور ظل اللہ میں ایک درجہ تقرب حاصل ہے
کہ اور کسی کو میسر نہیں اور نہ حد جلوس والا سے داروغگی نذر
نتار اور علاقہ خانسامانی پر شرف ہیں اسکے سوا سرسید احمد مرحوم نے
جو کچھ تعریف و توصیف فرمائی ہے خیال تطویل عبارت درج
نہیں کی گئی۔

اور آپ کے والد ماجد حافظ محمد اسمعیل مخاطب بہ مشیر الدولہ کو بلجانا
اونکے خاندانی اعزاز اور آبائی عزت کے ہر مانس نواب شاہجہان بیگم
صاحبہ کروں آف انڈیا طبقہ اعلیٰ ستارہ ہند والیہ بہوپال نے بھی

۱۵ ہر مانس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کروں آف انڈیا
دلاور اعظم طبقہ اعلیٰ ستارہ ہند رئیس بہوپال دام اقبالہا جی۔ سی۔ ایس
ای۔ اینڈ۔ سی۔ آئی۔ آپ ششم جمادی الاول ۱۳۵۸ ہجری میں تولد اور
غیر شعبان ۱۳۸۵ھ کو بفضلہ تعالیٰ تحت نشین ہوئیں۔
آپ خدا کے فضل سے نہایت مستقل مزاج اور شرع شریف کی بہت پابند ہیں

یادداشت
یہ سہ نوال سکرم ۱۳۸۵
جو عارضہ میں لکھا ہوا ہے
بلجانا قدرتات کاملہ کا بیڑہ
اور اس سے قبل جو سرسید
بیگم صاحبہ کی بیان کی گئی ہے
وہ حسب تقسیم فرمایا گورنر
صاحب بہار غور فرمایا
پر ۱۵ ستمبر ۱۸۸۵ء
یہ سہ الاقران بنی تری
منجھنی بیگم صاحبہ جو
عالیہ ہند داروغہ ہر مانس
نواب سکرم رئیس بہوپال
۱۵ جولائی میں آئی جسکا
بیات تاج الاقبال تاریخ
دعوت بہوپال میں پڑی
(موقوف)

اوپنے وعدہ دہنی بہت ہی صادق جیسا کہ ہمیں خاص طور پر تجربہ حاصل ہے۔
 اور آپ کے عہد مبارک میں خدا کے فضل و کرم سے ریاست کی بہت کچھ ترقی
 ہوئی ہے اور عمارات جدیدہ تو ماشاء اللہ مسجد و مشیارتیاریوں اور ہو رہی ہیں
 چنانچہ شہر شاہجہان آباد جو متصل بہوپال کے واقع ہے بین خاص تاج محل
 مبارک جو قیام گاہ سرکار عالیہ ہے اور بارہ محل وغیرہ۔ خاص اخوان ریاست
 و امر و اعزاز کے لئے بنے ہیں جو محازمی اسکے واقع ہیں و نیز تاج المساجد
 بنایت عظیم الشان جو عرصہ دراز سے زیر تعمیر ہے یہ تمام عمارتیں ہمیشہ کے لئے
 خاص آپ ہی کی یادگار و فیض آثار سبھی جاویدگی و فلاح میں جناب علی الفقا
 ہر اکسلتسی رائٹ آئیں لارڈ گورنر صاحب بہادر گورنر جنرل و ایسٹری کشور
 بروقت تشریف آوری بہوپال محلہ المتقال۔ بتاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۹۹ء بحوالہ
 اسپتال بیکم صاحبہ سرکار عالیہ جو اسپتال دہی تھی۔ اوس میں آپ کی اور سرکار مجرم
 نواب سکند بیک صاحبہ اپنے آپکی والدہ ماجدہ کے عہد حکومت کی بہت کچھ تعریف
 فرمائی ہے جس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ اوصاف مذکورہ بالا کے آپ
 ماشاء اللہ اعلیٰ درجہ کی مدبرہ اور رعایا پرور و منصف مزاج اور عادلہ و
 منجیرہ ہیں اور ہر ایک صاحب عزت و اہل کمال کی قدر شناس۔
 الغرض یہ تمام وصف و صف آپ میں بفضلہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ منگی تعریف و توصیف
 سے قلم قاصر ہے اور بیشک اعلیٰ مرتبہ کے رؤساء میں اسی قسم کے اوصاف
 حمیدہ و جمیلہ ہونے چاہئیں۔ رب العالمین عمر و اقبال میں آپ کے نبی نہتا
 ترقی فرمادی۔ اور آپ کو اور آپکی اسلامی ریاست کو ہر ایک آفات و بلیات سماوی
 وارضی سے مدام محفوظ رکھے۔ آمین نقرا میں ۴

(حاشیہ ضروری از جانب مولف محمد سلیمان علوی)

اعلیٰ درجہ کی تنظیم و تدبیر سے آپ کی قد شناسی کی حتیٰ کہ بہت خوشی کے ساتھ صاحب معز کو اپنے برادر میان نظیر محمد خاں صاحب داماد بنا کر خاص اپنی سلسلہ القربیٰ میں داخل فرمایا اور دمِ سپید تک پہنچا۔ صاحب مرحوم کو علاوہ اس نے دیا قبل وفات حافظ صاحب مرحوم بطور سیاحت حیدر آباد دکن بھی تشریف لائے تھے بواسطت نواب مستحکم جنگ بہادر فیاض الملک و نواب اکرام جنگ مرحوم تاریخ ششم رجب المرجب ۱۲۵۳ ہجری کو اعلیٰ حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ کی خدمت اقدس میں باریاب ہو کر ملاقات سے مشرف ہوئے۔ بعدہ مراجعت بہوپال کی اور ۱۲۵۴ ہجری میں آپ نے بہوپال ہی میں انتقال کیا۔ غفور رحیم حافظ صاحب مرحوم کو غریقِ رحمت فرمائے آمین۔

فَ غَدْرُكَ بَعْدَ جَبَلِ نَهْوَیْ آيَةُ شَرَفِهِ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا
قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعْنَاقَهُمْ آيَةً أَهْلِهَا أَذِلَّةٌ بَرِيْرٌ

خاندان تباہ و تاراج ہونے لگے اور ایسے ذی رتبہ لوگوں کا ہم ملی میں
 رہنا دشوار رہا اور سوقت مؤلف صاحب اپنے نانا نواب میرزا رضا
 مرحوم خلف الرشید نواب غل بیگ خان مرحوم جو کہ وزیری دہلی سے
 مانے جاتے تھے اور خدا کے فضل سے حافظ قرآن بھی تھے جنہوں
 نے خاص مکہ منظمہ میں تباریخ ۲۶ ماہ جمادی الاول ۱۲۹۹ ہجری
 میں وفات پائی ان کے ہمراہ چھ ماہ کی عمر میں اپنی والدہ ماجدہ کے
 ساتھ مکہ منظمہ کو چلے گئے اور وہیں نشوونما پایا اور تعلیم قرآن و حدیث
 آپکی خاص مکہ منظمہ میں ہوئی اور زیادہ تر تعلیم کا حصہ مدرسہ منظمہ
 میں جو کہ جناب مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم مہاجر
 صادق مغفور کی نگرانی میں تھا مختلف اساتذہ سے وقوع میں
 آیا بلکہ لوین کننا چاہیے کہ نعت مدرسہ مذکورہ میں توجہ خاص
 مولوی صاحب مرحوم مؤلف صاحب کو حاصل ہوئی۔

یہ مولوی رحمت اللہ صاحب
 ہیں جن کے زمانہ سابق کے مدرسہ
 ایک آباد آگرہ میں ماہر عربی و
 پانچ سو سال کی عمر میں فوت ہوئے
 تھے۔ ان کے تلامذہ میں
 حضرت مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب
 جو اب میں غالب رہتے ہیں وہاں آپ
 بہت عرصہ سے رہتے ہیں اور آپ
 مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب
 ہی سے ہیں۔ ان کے تلامذہ میں
 اسلام کی شہرہ آفاق اور سوقت
 سلطان مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب
 ہیں۔ ان کے تلامذہ میں
 کی ہجرت کی اور ان کے تلامذہ میں
 اور ان کے تلامذہ میں
 فیض جاری ہے۔ ان کے تلامذہ میں
 کی نظر مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب
 سے ہے۔ ان کے تلامذہ میں
 اسباب حضرت مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب
 کی تلامذہ میں
 حضرت مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب
 کی تلامذہ میں

میں تلامذہ میں
 آپ ہر دو صوفیوں کے
 غلامی و پاداشی دہلی و
 بنام سے دہلی میں
 بنام سے دہلی میں
 بنام سے دہلی میں
 بنام سے دہلی میں
 بنام سے دہلی میں

مولوی رحمت اللہ صاحب مغفور نہایت مقدس بزرگ بافیض شخص تھے
 تمام اہل ہند کو حضرت مرحوم کی ذات بابرکات سے فیض پہنچا اور
 فخر حاصل ہوا سلطان روم سابق یعنی سلطان عبدالعزیز خان مرحوم
 مغفور ایک مرتبہ آپ کی ملاقات سے محظوظ ہوئے اور سلطان المنظم
 امیر المومنین سلطان عبدالحمید خان غازی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے
 نہایت اشتیاق کے ساتھ مولوی صاحب مرحوم کو مکہ معظمہ سے
 خاص طور پر دو مرتبہ قسطنطنیہ میں طلب فرمایا اور کمال عقیدت سے
 پیش آئے جس کی کیفیت کے لئے ایک دفتر چاہیے اس مختصرہ میں
 گنجائش تحریر نہیں افسوس^{۱۳۸} ہجری میں مولوی صاحب
 مرحوم مغفور نے خاص مکہ معظمہ میں وفات پائی خدای تعالیٰ
 غرق رحمت فرما دے آمین۔

قاری صاحب معز نے علم تجوید مدرسہ صولتیہ میں اُن حضرات سے

اخذ فرمایا ہے جنکے اسماعی گرامی کتاب ہذا کے اول میں مع کوفت
مختصرہ اونکے مندرج ہیں اور باقی علوم عربی و فارسی دوسرے
علمای عظام یعنی مولوی احمد حسن صاحب جو کئی سال تک مدرسہ
موصوفہ کے مدرس اول رہے ہیں اور مولوی حضرت نور صاحب
وغیرہم ادام اللہ فیوضہم سے تعلیم پائی۔

لیکن بوجہ وراثت آبائی فن تجوید کی طرف آپکا میلان زیادہ رہا ہے
چنانچہ بعد ان فراغ تحصیل علوم و اخذ سند مدرسہ صولتہ مذکورہ
بین چھ سال تک جماعت تجوید کے آپ مدرس رہے۔ خدا کے
فصل و کرم سے اب تک یہ مدرسہ قائم اور فیض جاری ہے چونکہ
محض توکل پر یہ مدرسہ قائم ہوا ہے اسلئے معززین مسلمانان ہند کو
خصوصاً اور دیگر معززین اقوام پر عموماً فرض ہے کہ مدرسہ ہذا کی خاطر
کی طرف توجہ مبذول فرماویں اور بہت کام لین فی ششہ ہر مہینہ

جب نواب صدیق یا جنگ مرحوم مغفور جو کہ بالکل خیر مجسم علم و ست
 درویش منش علمای قرات کے قدردان مردم شناس نقاد و فصل
 و کمال تھے حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے مولف صاحب مدوح
 ملاقات حاصل کر کے وہاں اعلیٰ درجہ کا خلوص و اتحاد آپ سے
 مرحوم نے پیدا کیا اور نہایت شوق کے ساتھ اپنے ہمیر و سر
 ولایت علی صاحب کو بغرض تعلیم فن تجوید مولف صاحب کے
 تفویض فرمایا اور اپنے ساتھ حیدر آباد چلنے کی خواہش ظاہر فرمائی
 چونکہ حضرت موصوف یعنی مولف صاحب اوس وقت تک
 سوامی حرین شریفین کے دوسرے شہروں سے بالکل نا آشنا تھے
 اس لئے بلدہ میں آنیکے جرأت نہین کی اور عند فرمایا لیکن بعد
 واپسی کے نواب صاحب مرحوم مغفور نے نہایت اشتیاق اور
 کمال اصرار سے قاری صاحب کو بلدہ حیدر آباد میں ۱۳۰۶ھ ہجری

میں بغرض ملاقات طلب فرمایا چونکہ یہاں کے لوگ عموماً فخر و تجوید
 کے سخت حاجت مند تھے گو گوئی خوش قسمتی اور سچی خواہش اور نواب
 سر آسمانجاہ بہادر مرحوم مغفور نور الدین مرقدہ و ادا ام الدین ولدہ
 کی قدر دانی نے وہ اسباب قایم کر دیے کہ قاری صاحب یہاں
 مقیم ہو گئے اور اپنے ذاتی شرف اور بلجاما خاندانی فضل و کمال کو اپنے
 اپنا فیض اس قسم سے بلکہ حیدر آباد فرزندہ بنیاد میں جاری فرمایا
 کہ آج اس بلکہ میں ہمارے تجوید کے چرچے اور قرأت کے تذکرے
 سننے میں آتے ہیں جب طرف سے تلاوت قرآن کی صدا آتی ہے
 اوس میں نعمتہ داؤدی اور محسن سلیمانی کے ہوش ربا جذبات محسوس
 ہوتے ہیں آپ کے ذاتی فیض سے بہت لوگ بفضلہ تعالیٰ اب
 حیدر آباد فرزندہ بنیاد میں ایسے قابل ہو گئے ہیں کہ ہر کوئی بجا
 خود استادانہ حیثیت سے تعلیم لے سکے۔ ابالی دکن کو خصوصاً و دیگر

حضرات کو عموماً نہایت ضرور ہے کہ سرکار عالی حضور نظام خلد اللہ ملکہ
 کے عمر و اقبال کے لئے دست بدعا رہیں جسکی قدردانی سے ایسے
 مقدس فاضل سے یہ لوگ فیضیاب ہوئے۔ اور نیز واجب ہے
 کہ نواب و قوال امر اقبال الدولہ بہادر دارالمہام سرکار عالی درنوا
 فخر الملک بہادر معین المہام سرکار عالی دام اقبالہما کا شکریہ تہ
 سے ادا کریں کہ آپکی قدردانی اور ہنر پروری کے باعث عام لوگوں کو
 قاری صاحب مدوح کی ذات بابرکات سے نفع پہونچا ہے۔

۱۴۲ لقمے بھی قاری صاحب موصوف کے قرات سببہ وغیرہ میں
 افادہ بہت کچھ خدا کے فضل سے حاصل کیا ہے چنانچہ اسکی
 کیفیت ہماری کتاب مسمیٰ محبوب القراء جوزیر الیف ہر دو مین
 انشاء اللہ تعالیٰ درج ہوگی *

منع اللہ المسلمین بطول حیاتہ و

صحۃ ذاتہ بحرمۃ نبیہ و اہل بیتہ

امین شمس امین

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

خادم الحکما

محمد غنایت الدرخان عفا عنه الرحمن و

١٠٠



صحت نامہ حصہ دوم تحفۃ الطلاب

صفحہ سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۲	۱۰	فیض	فیض
۳	۱۱	قرآنکم	قرآنہا
۴	۵	بروایت	بروایۃ
۴	۹	الاستعاذۃ	الاستعاذۃ
۱۷	۲	سواءۃ تقاریر	سواءۃ تقاریر
۱۹	۳	تلاوۃ	تلاوۃ
۲۸	۱۱	والمسلم	والمسلم
۳۰	۶	حسن القرآن	حسن القرآن
۴۸	۹	صغیر	صغیر
۵۸	۳	تجوید	تجوید

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۶۸	۹	تَبَّ	يَتَّب	۵ اس صفحہ ۹۲ کا متن
۷۴	۹	جاننا	جاننا	صحیح ہے مگر حاشیہ
۸۵	۹	نہو	هُو	۲ میں یعنی ذکر امارہ میں اور
۸۸	۲	تلبینہا	تلبینہا	نویں سطر میں لفظ کسرہ
۸۹	۶	بالضم	بالضم	رہ گیا ہے بوقت قرأت
۹۲	۴	فصیحة	فصیحۃ	کتاب خیال رہے (مولف)
۱۰۲	۵	احلا	اخلا	چونکہ صحت نامبر بہان میں ہی
۱۰۴	۱۰	مخرجة	مخرجة	تین غلطیاں نظر آ رہی ہیں جنکی
۱۰۵	۱	بالریاضة	بالریاضة	اصلاح یہاں کیجاتی ہے ناظرین
۱۰۶	۴	امرا	امر	کو خیال رہے (مولف)
۱۰۸	۱۰	يعززي	يعزرس	الديانة اور الديانة
				غلط
				(الديانات) صحیح
				غلط
				يقراء القرآن اور لا تقرا القرآن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۱۱۳	۱	الاقدام	الاقدام	
ایضاً	ایضاً	الاتفاق	الاتفاق	(وایقرء القرآن) صحیح
ایضاً	۲	بالکن	بالاکن	ولیفقی اور ولیغنی
۱۱۴	۵	وضمہ	واو ضمہ	غلط
۱۲۷	۷	متحنم	متحنم	ولیفنی صحیح
۱۲۸	۵	والاقاضی	والاقاضی	اور نشان اٹکا اصل صحت نامہ کو
				دیکھنے سے مل سکتا ہے۔

بانتہ مستر



قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

اعْمَلُوا أَلَدًا وَشُكْرًا وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِ الشُّكْرِ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ الشُّكْرُ النَّاسَ لِيُشْكِرَ اللَّهُ
(ترجمہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)



مصنفہ سلیمان بن حافظ محمد اسماعیل العلوی ۛ غفر اللہ ذنوبہما الجمالی الخفی
اشکرہ فی خدا کا یہ تشکر نام کیا خوب ہر دل مرغوب ہوا

طبع فی المطبع المسماہ مقیدہ لکائن الکرہ

هو الرزق المستعانة

بتبتيدي بجزال الرب ذي العرش العظيم : اناء من سليمان و الله الرزق الرحيم
 فله الحمد رب السموت ورب الارض ورب العلمين : والصلوة
 والسلام على سيد المرسلين : الذي اتزلت عليه في كتابك
 المبين : يا ايها النبي حبيبك الله ومن اتبعك
 من المؤمنين : وعلى اله الطاهرين : وصحبة جمعين
 (وبعد) فان هذه الرسالة المبنيّة : على التشكر من رجال
 الدولة الاصفية : المسماة (بالتشكر نامه) باللغة الهندية :
 فيها ذكر المومنين الصالحين : وتذكروا العلماء المتقين
 والناس امتازرين : لينظر كما لهم عند كل اهل حال و
 مال وذى علم عليم : وعقل وفهم وقلب سليم :

وہ فائدہ

بے انتہا دیے حساب شکریہ بجالاتا ہوں اوس غفور الشکور کا کہ جس نے ہمیں اپنی
 قدرت کاملہ سے پیدا کر کے دنیا میں اقسام کی نعمتوں سے سرفراز و ممتاز
 فرمایا ہے اور آخرت میں بشرط پرپیچ گامی دنیا کی نعمتوں سے بدرجہا زیادہ تر
 نعمتیں دینے کا وعدہ فرمایا ہے (کما قال اللہ تبارک و تعالیٰ
 مَا كُنَّا بِمُعْجِزِينَ لَكَ يَوْمَ الدِّينِ)

۴
 اِنَّكَ عِنْدَ رَبِّكَ
 اِنَّكَ عِنْدَ رَبِّكَ
 اِنَّكَ عِنْدَ رَبِّكَ
 اِنَّكَ عِنْدَ رَبِّكَ

وَلَوْ اَمْنُوْا لَمَنْعُوْا وَاِذَا رَأَتْ نِعْمَاتِ نِعْمًا وَّ

ملکا کبیرا ہ عالیہم ثیاب سند سرخضر و استبرق و حلو
 الساور من فضة و سقاہم بہم شرابا طہوراً
 ازہذا کالذی عن جبرائیلؑ و کان سبککم مشکوراً (صدق

اللہ العظیم نعم عقبی الدار۔ الحمد لله على احسانه
 کمان ہے زبان میں ہمارے اتنی طاقت کہ اس محسن حقیقی کی غیر متناہی
 نعمتوں کا ہم سے شکر ادا ہو سکے اور نہ اس قلم میں ہر اتنی قدرت کہ اس معبود
 (وحدۃ لا شریک لہ الاھو) کے احسانات لکھے یا اوس کا شکر
 پوری طور سے بیان بجالا سکے۔ احمد لله واشکرہ بكل
 لسان و فی کل لحظۃ و اوان۔ اور بے عدد و بے شمار تحفہ درود و
 سلام مرسل ہے اوس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں کہ
 جس کی طفیل میں یہ سب نعمتیں پہنچو نصیب ہوئیں اور خیر اُمّۃ
 کا لقب ہم نے من عند اللہ پایا۔

اللھم صل وسلم وبارک علیہ۔ اما بعد واضح ہو کہ بعونہ تعالیٰ
 تالیف کتاب (تحفۃ الطلاب) و ما يتعلق بہا سے مجھے فرصت ملی
 اب چاہتا ہوں کہ بزمانہ سلطنت ابد مدت کیوں حشمت دارا حکومت سکندریہ

صولت فریدون فخر کبیر و منظر ہجاء عالی جناب نواب مستطاب علی القاب
 حضرت نواب میر محبوب علی خان بہادر نظام الملک آصف جاہ
 خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ اور عمد وزارت نواب امیر اکبر رفعت جنگ بشیر الدولہ
 سر آسمانجاہ مرحوم و مغفورین جن حضرات مغزین و معظمین کی توجہ دلی
 کے سبب سے میر ایہاں رہنا ہوا اور بے فکر کیے ساتھ اس تالیف
 مختصر کا مجھے موقع ملا اور ان کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کیا جائے اور
 ساتھ ہی ان حضرات کے خصائل جمیلہ اور حالات عزیزہ کا بھی ٹھوسا
 ذکر خیر بیان ہو جائے ۔

۲۔ یون تو عموماً حیدر آباد فرخند بنیاد کے باشندگان مآثر اللہ
 بہت خلیق اور کریم النفس ہوتے ہیں حتیٰ کہ جو شخص مذموم و مطعون خلاق
 یہاں آجاتا ہے اوس کو بھی نبھاتے ہیں اور اپنی نیک نیستی و نیک نفسی
 سے اچھا تصور کرتے ہیں اور اچھا آدمی تو ہر ایک جاے اچھا ہی

مشہور و معروف ہوتا ہے۔ جن مکرمین کی شرفانوازی اور کرم کے ساتھ
 منصف مزاجی بھی اس خادم القرآن پر ظاہر ہوئی ہے اور مجھ ہی پر کیا بلکہ
 ایک عالم پر ظاہر ہے انکے اسماء گرامی مع حالات مختصرہ افتتاحیہ بیان
 درج کیے جاتے ہیں جس سے ہمیں فخر ہو کہ اس تاریک زمانہ میں
 بھی ہماری قوم میں خدا کے فضل و کرم سے ایسے ایسے کریم النفس
 باوقار اختیار موجود ہیں جن کا ذکر اس تشکر نامہ میں اس لیے کیا جاتا ہے
 کہ ہمیشہ کے لیے ہر صفحہ تاریخ دکن کا اپنے حکمران کے تذکرہ عدل
 والنصاف و بوجہ قدر اہل علم و اشرف جو مجمع ہر قسم کے عمدہ لوگوں کا
 بفضلہ تعالیٰ اس وقت حیدر آباد میں ہے وہ علی الدوام ہر ایک کو
 بہ آسانی نظر آتا رہے اور ساتھ اسکے ان حضرات کے ذکر خیر بھی
 ہر ورق تاریخ مذکور کا مملو رہے۔ تاکہ زمانہ آئندہ میں بھی یہ حضرات
 ساتھ نیک حالات کے یاد کیے جاویں۔ رہاب العلین و دیگر عزیزین

اسلام کو سب سے مثیل ان کے ہر قسم کے ظاہری و باطنی علوم و کمالات حاصل
 کر نیکی توفیق دے جس سے مسلمانوں کے حالات و معاملات
 دینی و دنیوی درست ہوں اور دیگر مختلف قوموں پر ہماری پیاری
 قوم اسلام بعونہ تعالیٰ انجمنی غالب رہے واللہ الموفق والمعين
 ويهدى من يشاء المصراط مستقيماً



اسماء اخيار دولة الاصفية حفظها الله تعالى
 من جميع الافات والبليّة

(۱) عالیجناب نواب اقبال الدولہ وقار الامام بادوام قیام

آپ امیر ابن الامیر ابن الامیر اور شاہی خاندان سے ہیں ابتداء میں آپ معین
 المہام صیغہ مال علاقہ سرکار عالی اور اکثر اوقات منصر مہار المہام سرکار
 عالی رہے ہیں اور اب عمدہ جلیلہ وزارت اعظم و مدار المہام سرکار عالی

سے سرفراز و ممتاز ہیں۔ آپ کی مبارک ذات صفا طینت و نیک نیتی میں مشہور اور لباس مروت و نیک اخلاقی میں معروف ہے ملک کی سرسبزی اور اپنے سرکار کی بھی خواہی میں آپ لیل و نہار مستغرق رہتے ہیں۔ آپ کی سیدائش مغزی و حفاکشی سے ممالک محروسہ سرکار عالی کو نفع کثیر ہوا ہے منصف حقیقی آپ کو اپنے ارادات و معاملات خیر میں ہمیشہ کامیاب رکھے اور علی الدوام اچھو کاموں کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(۲) عالی جناب نواب فخر الملک بہادر دام اقبالہ

آپ امیر ابن الامیر ابن الامیر اور نواب سلاطین جنگ و مختار الملک مرحوم و مغفور کے خاندان سے ہیں اور وزیر و معین المہام صنیعہ عدالت و امور عامہ سرکار ہیں۔

آپ کی ذات فیض آیات میں قدما پروری و شرفا نوازی کا اعلیٰ جوہر نکل رہا ہے

عام رعایا کی ہمدردی و ملازمان صیغہ متعلقہ کی ہمدردی اور بادشاہ وقت کی خیر خواہی آپ کا مختص شعار ہے۔ کوئی شخص آپ کی عام فیاضی و دریادلی سے محروم نہیں ہے عدالت گستری و نصفت منظری میں آپ کی مبارک ذات اپنی نظیر آپ ہی ہے خداوند عالم مقصد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے چمنستان وجود کو دام انہیں اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کی آبیاری کے ساتھ سرسبز و شاداب رکھے اور جمیع مقاصد دلی آپ کے بر لائے۔ امین بجاء سید المرسلین۔

(۳) محمد ظہر الدین خان رفعت جنگل شیر الدولہ
 عمدۃ الملک اعظم الامیر اکبر نواب سر آسمانجاہ
 طاب ثراہ وجعل الجنة قاءا

خاندان شمس الامرا کہ جس کے معزز اور مخمربہر ہونیکا فرمان نواب سر آسمانجاہ

بہادر مرحوم و مغفور کو حامل تھا حضرت بابا شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ
سے واسطہ رکھتا تھا یعنی اس خاندان کے مورث اعلیٰ حضرت

بابا شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ تھے نواب آسمانجاہ بہادر مرحوم
نواب سلطان الدین خان بشیر الملک کی اولاد میں سے تھے۔

نواب سلطان الدین خان بشیر الملک کی شادی نواب سکندر جاہ بہادر
کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ نواب سلطان الدین خان بشیر الملک
کے دو فرزند تھے ایک نواب مختار الدولہ بہادر مرحوم دوسرے

ابو بشیر الدولہ مغفور نواب آسمانجاہ بہادر مرحوم ۱۸۴۷ء۔ نومبر ۱۸۴۷ء
وز جمعہ مطابق ۹ شوال ۱۲۵۶ھ ہجری نبوی کو تولد ہوئے چونکہ مرحوم

مغفور کے سر سے باپ کا سایہ مغربی میں اڑ گیا تھا اس لئے آپ کی
پرورش نواب رفیع الدین خان بہادر مرحوم نے جو آپ کے چچا تھے
اپنی اولاد کے مثل کی۔

نواب رفیع الدین خان بہادر مرحوم چونکہ خود نہایت علم دوست تھے
 اسلئے آپ نے نواب سر آسمانجاہ مرحوم مغفور کو عربی۔ فارسی۔ اور لکڑی
 زبان میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم دلائی تھی۔ نواب رسالہ جنگ اعظم سی
 آپ کا رابطہ اتحاد نہایت مستحکم تھا۔ مرحوم مغفور ۳ جولائی ۱۸۸۷ء
 سے ۱۶ نومبر ۱۸۹۳ء تک وزارت دکن کے جلیل القدر منصب
 پر ممتاز رہے اپنی عہد وزارت میں نواب صاحب مرحوم مغفور نے تخفیف
 یا فنگون کو سالم ماہوار تقرر خدمت تک دلانے کا حکم صادر فرمایا
 تھا جس سے غریب و محتفیف سے امن میں رہتے اور ملک میں جس
 رفاه عامہ خلائیق کے کام انجام دے کے منجملہ اونکے پانی کے نلون کا
 حیدر آباد میں جاری ہونا۔ شفا خانہ طبابت یونانی کا قائم ہونا سہی تھا
 آپ کے عہد وزارت میں ملک کی ابتدائی تعلیم کو بہت کچھ ترقی ہوئی
 آپ نے لکھو کمار و پیہ من فرما کر عمدہ ساگر کا تالاب اپنے ذاتی خرچ

سے بنوایا اور پانی کامل لاکر شہر والوں کو آب شہرین تقسیم فرمایا کہ ایک جبہ
 بھی ٹکس نہیں لیا جاتا ۶۱ اشوال ۵۳۱ھ کو آپ خطا کجے سی۔ اسی
 سے سرفراز ہوئے اپنے عہدہ وزارت میں علاوہ تشریف فرما سی شملہ
 و کلکتہ ۱۹۔ رجب ۵۳۱ھ کو آپ اجمیر اور اوزنگ آباد بھی تشریف لیگئے
 تھے۔ اجمیر شریف پہونچ کر آپ نے حضرت خواجہ عین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 کی درگاہ میں سماع خانہ تعمیر فرمایا اور وعدہ دیگرین وہاں نصب کرائیں
 و نیز مدینہ منورہ میں خاص حجرہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بائچ عدد قیدین
 نفرتی جمع طلائی نہایت پر تکلف ۵۳۱ھ میں نصب فرمائیں۔ جو
 روضہ منورہ میں اب تک منور ہیں۔ ۶۱ نومبر ۱۸۹۳ء کو آپ وزارت
 کنارہ کش ہوئے۔ لیکن تادم و الیسین آپ اعلیٰ حضرت حضور انور
 کے وفادار جان ثنا اور خیر خواہ رہے اور اعلیٰ حضرت حضور انور خلد اللہ ملکہ
 بھی آپ کی ویسی ہی قدر فرماتے رہے کہ جس کے آپ لایق تھے

دو مہینے کے قریب آپ علیل رہے اور اس مدت میں روز بروز
 آپ کی علالت بڑھتی گئی یہاں تک کہ ۲۶ صفر ۱۳۱۶ھ میں ۹ شہر پور
 ۳۰ شوال کو بروز شنبہ دن کے ساٹھ بجے گیارہ بجے بمقام سرورنگر
 اپنے انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور اسی روز شب
 کے ۹ دس بجے برہنہ شاہ صاحب کی درگاہ کے قریب پیردخاک
 کیے گئے۔ آپ کی یادگار ایک صاحبزادہ بلند اقبال ہیں جو بے اوقیہ
 ۳۰۸ شوال ہجری کو تولد ہوئے ہیں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ اس
 صاحبزادہ بلند اقبال کی عمر میں برکت دے۔

غرض نواب سر آسمانجاہ بہادر مرحوم مغفور بڑے باخیر اور صوفی مشرب
 اور ساتھ اسکے اپنے ملک اور اپنے آقاے ولی نعمت اعلیٰ حضرت
 ہندگان عالی مدظلہ العالی کے سچے خیر خواہ تھے اگر ہزار برس بھی
 آپ زندہ رہتے پہر ہی منابر حق تھا لیکن یہ اوصاف حمیدہ اور اخلاقی پسند

ایسے آپ دنیا میں چھوڑ گئے ہیں کہ قیامت تک آپ کا ذکر خیر رہیگا
 اور آپ پر رحمت الہی کا نزول ہوتا رہیگا اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت
 فرمائے اور حبیبِ تجزی من تھتھا الانھرمین مقام سرفراز فرمائے
 امید ہے

قطعات تاریخ وفات حسرت آیات عالی جناب نیر ایکسلسی
 نواب محمد منظر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ علی الملک
 اعظم الامیر اکبر سر آسمانجاہ بہادر کے سی آئی۔ ای



عجب حادثہ درد کن شریان	بماہ صفر بستی شش و احوال
کہ وصفات او تید خورد و کلان	کہ سر آسمانجاہ گردون وقار
بملک شرف اشرف خاندان	ز بحر امارت و رستہ سوار

ز لپست و بلند جهان باخبر
 بیخست جوان بود ویرینه سال
 در این ملک و دولت که باد همیش
 و گرا آنچه گویند اوصاف او
 ز فرط علالت بحکم قضا
 بیا مژدش ارحم الراحمین
 همه خلق نامش بنیک کی برد
 پس از ما نماید بحر نام نیک
 پس ماندگان باد و توفیق خیر
 شود یادگارش رشید الرشید
 بمعیار عمر طبعی رسد
 شنیدم چو این ماجرا شده شنید

خوش آگاه ز نیرنگهای زمان
 بد از کرده کاران و کار آگاهان
 بے گوهرش بود جنس گران
 نیاید بگفتار شطری از ان
 قضا کرد و بگذشت سوی جهان
 نصیبش کند نعمت جاودان
 بر و مغفرت بهر او بے گمان
 ز مایادگاری درین خاکدان
 بمانند دایم با من و امان
 کند زنده نام پدر در جهان
 بطل نشه آصف کا مران
 وراثتک از چشمش اوشد چکان

ز فرط ملال و خزن چیتد گاه	نه فرمود او خاصه هم نوش جان
اگر راست پرسی نباشد عجب	که مردم شناس است و هم قدردان
ندانی که بگریست خاقان بهند	بمگر ابو الفضل خیرت نشان
رقم کرد و سال و فاشش امیر	ملکین گشت زیر زمین آسمان
هنان آسمان گشته زیر زمین	ازین سال فصلی نماید عیان ۱۳۱۶ هـ

دیگر

سفر چون کرد از دنیای فانی	امیر اکبر ملک و کن آه
معلی گفت سال انتقالش	بجنت شادمان شد آسمانجا ۱۳۱۶ هـ

دیگر

چوزین دار فانی بحکم الهی	روان شد بجلد برین آسمانجا
به اهل زمین آسمان گفت سالش	هنان گشته زیر زمین آسمانجا ۱۳۱۶ هـ

قطعة تانچ

پیشانی کس لئی ہین لوگ ساری	جہان منعموم کیون ہی شور کیا ہے
بیشیر دولت حینت کو سد ہارے	کئی اظہر کو ہاتھ لے یہ تانچ

دیگر

روح عالم زتن ہلاک شدہ	آسمان چون بہ زیر خاک شدہ
از سمک شور تا سماک شدہ	بس کہ ماتم پاشد بہ دکن
ای بسا آرزو کہ خاک شدہ	کیست جاہ چشم کجا دولت
جان پاکش زتن ہلاک شدہ	شد چو بست و ششم ز ماہ صفر
آسمان و لے زیر خاک شدہ	آمد از غیب این ندائے خزین

(۴) حضرت سید عبدالرحیم شاہ صاحب قمیصی القادری داماد بک

آپ حضرت سید نور الدین شاہ صاحب قمیصی القادری نور الدین مرقدہ

کے داماد اور جانشین۔ اور خاص اولاد حضرت غوث الثقلین سے
 ہیں حضرت مرحوم نواب افضل الدولہ مغفرت مکان مغفور کے مرشد
 تھے اور حضرت مغفرت مکان کو مرحوم کے ساتھ دلی عقیدت تھی
 آپ نہایت کریم النفس اور بااخلاق بزرگ ہیں اور حقیقت میں اپنے
 پیر کی نشانی ہیں اس زمانہ میں ایسی لوگوں کا ہونا مقدمات سے ہے خدائے
 نے آپ کو دین و دنیا کی دولت و حشمت سے سرفراز فرمایا ہے مشائخ
 کرام میں ایسے خوش خصال اور باقبال شیخ کم دیکھنے میں آئے
 ہیں اوقات و ظائف اور صوم و صلوات کے آپ بہت پابند ہیں اور
 بہت ہی بافیض بزرگ ہیں آپ کی تعریف و توصیف لکھنے کی
 ضرورت نہیں یہی کافی ہے کہ آپ ایسے بڑے شیخ کے داماد
 اور جانشین اور صاحب سجادہ ہیں اللہ تعالیٰ مدام آپ کا فیض
 جاری رکھے اور ہم سب کو اتباع شریعت کی نصیب کرے آمین

۵ حضرت شاہ محمد نعیم المعروف مسکین شاہ صاحب

نقشبندی المجدوی قدس سرہ الغفریہ

آپ خلیفہ حضرت حقایق آگاہ معارف و سنگاہ مولانا جناب شاہ سید احمد صاحب نقشبندی المجدوی علیہ الرحمۃ کے تھے اور آپ کو جملہ طریقات ذیل کی اجازت حاصل تھی۔

قادریہ نقشبندیہ چشتیہ صابریہ کیمرویہ مجددیہ سہروردیہ۔ آپ بڑے صاحب باطن اور بانیض مقدس بزرگ تھے مشہور ہے کہ ایک لاکھ سے زائد آپ کے مرید و کنین ہیں۔ سبحان اللہ کیا فیض تھا سچ تو یہ ہے کہ مشائخ کرام کا جو حق تھا وہ آپ سے ادا ہوا۔ آپ خدا تعالیٰ کے عاشق صادق تھے تو اس کے خاص بند و نوکر بھی عاشق تھے اکثر کہا گیا ہے کہ جب کہی خاص کہ معظیہ طیبہ سی کوئی صاحب حیدر آباد شریف لائی ہیں تو آپ بہت ہی تعظیم و تکریم و انکسار پیش آئی ہیں

گمترین کی حال پر بھی حضرت مرحوم کی خاص عنایت مبذول تھی
 آپ کی وضع نہایت سیدھی و سادہ تھی بشریت و طریقت کے
 آپ بہت ہی پابند تھے۔ بادشاہ وقت حضرت نواب میر محبوب علی
 خان نظام الملک آصفیہ اوام الد بقاء کو آپ سے دلی عقیدت
 تھی اکثر اوقات آپ پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ یہ بھی سنا جاتا
 کہ کمال عقیدت کے باعث آپ ہی سے بندگان عالی خلد الد
 ملکہ بیعت فرمائے ہیں والعلوم عند اللہ۔

سین شریف آپ کا سو سے زائد سنا جاتا ہے اگر خیال کیا جائے
 تو یہی ایک امر کمال تقدس پر آپ کی دلالت کرتا ہے۔

(۱۵) ربیع الاول روز شنبہ ۱۲۱۴ھ ہجری میں آپ کا وصال ہوا
 جنازہ کے ساتھ اس قدر خلقت تھی کہ بیان سے باہر علی حضرت
 بندگان عالی خلد الد ملکہ بہ نفس نفیس نمازیں شکر کرتے فرماتے۔ یہ تو اخیر

حالت تھی جو مختصر طور پر بیان بیان ہوئی باقی اور اوصاف حمیدہ و
 اخلاق پسندیدہ آپ کے اس قدر ہیں کہ جن کے بیان کرنے کیلئے
 ایک دفتر چاہیئے اللہ تعالیٰ شاہ صاحب مرحوم مغفور کو غفرلہ رحمت
 فرمائے اور مرحوم کے برکات و کرامات ظاہری و باطنی سے ہم سب
 مسلمانوں کو مستفید۔ اللہم متعالمسلمین والمحبین اجمعین
 بذرکاتہ و کراماتہ امین

قطعہ تالیخ وصال حضرت مسکین شاہ صاحب

قدس سرہ العزیز

نقشبند زانہ مسکین شاہ	وجد الحق من اناب الیہ
گفت سلطان سن وصال	شہ مسکین رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۱۴ھ حضرت سید محمد شاہ ہاشم حسینی چشتی الصابری دام برکاتہ

آپ حضرت شاہ خاموش صاحب چشتی الصابری رحمۃ اللہ علیہ کے

مشرف ہو چکے ہیں اور بغداد شریف بھی تشریف لے گئے ہیں۔
 سن شریف آپکا بچپن سے متجاوز ہے صحبت مقدس آپ کی
 غنیمت ہے خداے تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔

(۷) نواب معزز یار الدولہ بہادر دام اقبالہ

آپ قدیم وضع کے امیر ہیں اور بہت ہی محتاط۔ بیجا اسرافات
 و دیگر خرافات سے آپ بالکل منتر و مبرا ہیں اور ساتھ اس کے
 شرفانوار اور قدیم پرور اور منصف مزاج بھی اہل حرمین کو آپ کی
 ذات بابرکات سے بہت مدد ملتی ہے۔ آپ علاوہ خدمت
 توشک خانہ اعلیٰ حضرت بندگان عالی مظلہ العالی پر مامور ہوئے
 ناظم مصارف حرمین شریفین بھی ہیں۔ اوصاف حمیدہ اور اخلاق
 پسندیدہ آپ کے اس سے سوا ہیں جو لکھنے میں آدین اور مناقب
 اس سے بہت ہیں جو کہ بادیں سر اسر خیر مجسم ہیں ہر دم و ہر لحظہ

حصول ثواب پر آپ کی نیت مصروف رہتی ہے اللہ تعالیٰ ایسے
 بافیض اور بااخلاق شخص کو سلامت رکھے کہ آپ سے ہر شخص کو
 فائدہ پہنچتا ہے علی الخصوص اہالی حرمین کو یہ امر ہی آپ کی نیک نیتی
 اور نیک نفسی پر دلالت کرتا ہے کہ آپ خاص جبران بیت اللہ
 کی خدمت کے لیے سرکار نظام کی جانب سے حیدر آباد دکن
 میں مامور ہیں۔

(۸) حضرت عبداللہ شاہ صاحب قادری قدس سرہ

آپ خاص دہلی کے تھے بعد غد حیدر آباد دکن میں تشریف لائے
 اور دکن ہی کو اپنا وطن قرار دیا۔ آپ جید عامل تھے آسیب وغیرہ
 کے اوتار نے میں آپ کو کمال تھا بعض اوقات آپ کے
 ان عملیات کے متعلق جو معتبر ذرائع سے اخبار سننے میں آتی ہیں

بیشک اولے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اس فن کے بڑے ہی کامل
تھے۔ آپ کی وضع تکلفات سے خالی اور نہایت سیدھی سادی
تھی لباس آپ کا بہت ہی مختصر ہوتا تھا صرف ایک چادر سفید لپکا
لباس تھا۔ چونکہ آپ کو صدیق یا رجب مرحوم مغفور سے کمال درجہ
اتحاد تھا اس لیے ان کے اصرار سے ایک کان ٹوپ اور ایک چوٹا سا
کرتا بھی آپ زیب بدن فرمایا کرتے تھے زیارت حرمین شریفین
سے بھی آپ شرف ہوئے تھے صدیق یا رجب مرحوم بعض اوقات
آپ کے تصرفات خاص طور پر ہمے بحشم دید بیان فرمائے تھے
جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بڑے پایہ کے بزرگ اور
کامل فقیہ تھے۔ آپ کی پوری حالت سے وہی شخص خوب
واقف ہو سکتا ہے کہ وہ خود بھی اس پائے کا ہو۔

آیہ شریفہ ^{۱۵} انا من المتکلفین پر گویا آپ کا عمل تھا جو ہر ایک سے

اس زمانہ میں ہونا غیر ممکن ہے یعنی بے موقعہ تکلفات جسے ہر انسان
عقل غیر مستکلف سمجھا گیا ہو آپ اس سے بقدر امکان بچتے تھے
حتیٰ کہ تعظیم ہی شاید اسی خیال سے کہ کیا آپ تہین دیتے تھے خواہ
کیسا ہی کیون نہ ہو اس امر خاص کو بھی آپ بظاہر حال خالی از تکلف
تصور نہیں فرماتے تھے مگر ساتھ اس کے نہایت رحم دل حلیم الطبع
اور کریم النفس تھے کہی ہم نے آپ کو غصہ ہوتے نہیں دیکھا ہمیشہ
خندہ پیشانی آپ رہا کرتے تھے۔ سن شریف آپ کا تئینا ساٹھ
سے متجاوز تھا ۳۰۸ھ ہجری ماہ ذیقعدہ تاریخ ۲ کو بعد ظہر شکیست
و باوہیضہ سولہ گنٹہ کے اندر آپ اس جہان فانی سے طرف دار البقا
کے رحلت فرما ہوئے۔ احقر کے ساتھ ہی آپ بے انتہا خلوص ظاہر
فرماتے تھے خداے تعالیٰ شاہ صاحب مرحوم کو غزنی رحمت
فرمائے آمین۔

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

قطعہ تاریخ وصال حضرت عبدالرشاد صاحب سمرکہ

مصنفہ صدیق یار جنگ مرحوم

شیخ کامل پیر سالک پیشوا سے عارفان

بحر ذخائر حقیقت واقف سیرنہان

محمود یار خدا مہبطون بہ تسلیم و رضا

بستم ولعیدہ دوشنبہ چواو بسیر و جان

بہ تاریخ وصالش مصرعہ صدیق گفت

قطب گہبان شاہ عبدالرشاد اندر جنان

(۹) مولوی شمس شیخ محمد صدیق صاحب مرحوم المخاطب

نواب صدیق یار جنگ غفر اللہ لہ ولوالدیہ

اے باد صبا این ہمہ آوردہ کست

صاحبِ علم و عمل زبدۂ اربابِ طریق

محسنِ بے بدل و عاقل و ذبیحہ لیسوق

مخزنِ جود و سخا معدنِ الطاف و کرم

منشی تیزِ قلم شیخ محمد صدیق

اگرچہ کہ آپ کا حال کسی قدر تقریباً میں مولوی محمد عنایت اللہ خاں صاحب
کے بیان ہوا ہے لیکن جب حضرت عبداللہ شاہ صاحب قادری
مرحوم مغفور کا یہاں ذکر خیر آیا ہے تو مجھے ضرور ہوا کہ آپ کے
مناقب بھی بقدر گنجائش تحریر بیان تحریر کروں۔ کیونکہ اکثر امور میں
قدرتی طور پر آپ شاہ صاحب مغفور کے موافق رہے ہیں لہذا ایسے
موقع پر مجھے بھی اس امر کا ملحوظ خاطر رکھنا ضرور ہے یہہ بھی ایک
آخری نمونہ شاہ صاحب مغفور اور صدیق یا جنگ مرحوم کے کمال
و جہاد اتحاد کا ہے کہ جس ماہ اور جس تاریخ میں شاہ صاحب مغفور کا

وصال ہوا ہے اوسی ماہ اور اسی تاریخ کو صدیق یار جنگ
 مرحوم کا بھی انتقال ہوا اور جس جاے شاہ صاحب مغفور کا مقبرہ ہی
 اوسی جاے صدیق یار جنگ مرحوم بھی مدفون ہیں۔ یوں تو آپ
 ہر ایک مشائخ کرام سے اعتقاد رکھتے تھے مگر شاہ صاحب مغفور
 سے مرحوم کو دلی تعلق اور اعتقاد تھا۔ چنانچہ طریقہ عالیہ قادریہ میں
 آپ کو شاہ صاحب مغفور بھی سبعت بھی ہے آپ نہایت بعلم
 اور فاضل شخص تھے انشاں فارسی میں آپ اعلیٰ درجہ کے قابل
 مانے جاتے تھے۔ اور علم عربی میں بھی آپ کو اچھی طرح کی مہارت تھی اور اکثر
 ہمارے ساتھ جو تحریری رسل و رسائل ہوتی تھو وہ خاص عربی زبان میں ہوا کرتی تھیں
 آپ کی اعلیٰ ذہنی قابلیت عربی میں بھی ظاہر ہوتی ہے آپ خاص اسی
 ملک کے مغزین میں سے تھے خاص وطن آپ کے آباد جداد
 کا قصبہ کوہیر ہے جو حیدرآباد سے تیس کو س کے فاصلہ پر مغربی

جانب واقع ہے۔ آپ کے والد امجد مولوی منشی شیخ غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم مغفور کے بعض یادگار قصبہ کوہیر میں اب تک پڑھنے کے لئے اونکے ایک سرائے ہے جس سے اکثر مسافرین کو آرام ملتا ہے آپ کے والد مرحوم نواب فخر الدین خان المخاطب شمس الامرا کے کے یہاں خدمت میر منشی سے سرفراز و ممتاز تھے اور بہت ہی اپنی وضع کے پابند۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد سرائیہ کے بھی صدیق یا رجب مرحوم پورے مصداق تھے۔ یعنی آپ بھی اپنی وضع قدیم کے نہایت پابند تھے۔ آپ کے نسب کا سلسلہ خاص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے آپ ارباب کمال صدیقی تھے اور نام کے بھی صدیق اور ہر کام میں صادق و کمال آپ بہمہ وجوہ اس اسم کے موزون تھے۔ سر سالار جنگ نواب مختار الملک مرحوم جو ہر صفحہ تواریخ و کنین بڑے مدبر اور اعلیٰ درجہ

عبدالمجید
غلام مصطفیٰ
نواب فخر الدین
خان
مختار الملک
مرحوم

کے قابل اور ہر ایک کامل کے قدر دان وزیر کبیر گزرے ہیں آپ کی
 بہت قدر فرماتے تھے حتیٰ کہ جب ۱۲۹۳ء میں لندن تشریف
 لے گئے ہیں تو آپ کو بھی لندن و پارس وغیرہ کے سفرون میں
 اپنے ساتھ رکھا تھا جسکی کیفیت مفصل آپ کے سفرنامہ لندن
 میں درج ہے مگر معظّمہ قیصر ہند نے بھی آپ کی وضع قدیم اور
 نہایت سیدھی سادھی پوشاک کو پسند فرمایا اور خصوصیت کیساتھ
 نواب سر سالار جنگ مرحوم سے آپ کی خدمت اور قابلیت
 وغیرہ دریافت فرمائی جس کا یہ اثر ہوا کہ اسی تاریخ سے علاوہ
 پہلی تنخواہ کے نواب سر سالار جنگ مرحوم نے آپ کی تنخواہ میں پانسو
 روپیہ اضافہ فرمایا اور اخیر عمر تک وہ اضافہ بجا رہا۔ آپ دفتر ملکی
 کے معتمد تھے اور نہایت علم دوست اکثر علما و فضلا کو علاقہ و کن
 میں آپ کی ذات بابرکات سے فائدہ پہونچا ہے اور ہر ایک آپ کا

حیدر آباد میں مداح و شکر گزار ہے سرکاری خدمات کو بھی آپ نے
 نہایت امانت اور دیانت کے ساتھ انجام دیا اور اخیر وقت تک
 آپ معظّم و مکرم رہے اور اپنے عہدہ سے علیحدہ نہیں ہوئے باوجود
 ان سب باتوں کے آپ بڑے رقیق القلب اور صوم و صلوات کے
 از حد پابند تھے آپ کے خصائل اور اوقات ایسے تھے جیسے
 بڑے بڑے مشائخ کرام کے سنے جاتے ہیں۔ دست بکاو دل بیار
 کے آپ پورے مصداق تھے باوجود ضعف پیری لاحق ہونیکے
 تین بجے شب سے اوٹھ کر ہر روز بلا تاخیر تلاوت قرآن مجید فرماتے تھے
 اور باوقات معینہ حسب اجازت مشائخ عظام و دیگر اذکار بھی آپ کے
 جاری تھے۔ مسجد کولہ واری بھی آپ کے خیر ہونیکے گواہی دیتی ہے
 ہے۔ اس مسجد کو آپ نے بے صفہ کثیر نہایت مستحکم بنوایا ہے
 سنا جاتا ہے کہ یہ مسجد دہلی کی موتی مسجد کی وضع پر تیار ہوئی ہے

معمار بھی اس کے بنانے کے لیے دہلی سے بلواے گئے تھے
 اس سے زیادہ تر یقین ہوتا ہے کہ بیشک مسجد دہلی کی مسجد
 مذکور کی وضع پر تیار ہوئی ہے۔ غرض آپ خیر مجسم تھے ہر وقت اور
 ہر لحظہ حصول ثواب پر آپ کی نیت تھی کہ جس کا نمونہ یہ مسجد بھی ہے
 آپ نہایت جلد علم الطبع کریم النفس صادق الوعد تھے اور ساتھ اسکے
 خوش خلق بھی جسم آپ کا بہت نحیف اور غذا آپ کی نہایت
 قلیل تھی اور کام آپ کے قومی الجسم و کثیر الغذا والون کی سے
 تھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف ذکر الہی آپ کی غذا تھی اور
 اوسکی یہ قوت تھی۔ بلکہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد دکن میں تبلیغ
 بستم ماہ شعبان المعظم ۱۲۳۷ھ ہجری نبوی روز شنبہ کو آپ
 تولد ہوئے نام تاریخی آپ کا الشیخ محمد صدیق ہے ۱۲۵۷ھ ہجری
 میں آپ زیارت حرین شریفین سے بھی مشرف و متبرک ہو چکے

تھے جیسا کہ حکیم محمد عنایت الدخان صاحب کی تقریظ سے
 اوپر ظاہر ہو چکا ہے۔ حین حیات میں وفات کے تھوڑے
 روز قبل آپ نے اپنے متعلقین کو شرع شریف کے موافق
 متروکہ کے حصص تقسیم فرما کر گویا اجل کے منتظر تھے یوں تو
 آپ عرصہ دو سال تک بوجہ ضعف پیری و کبر سنی خانہ نشین
 اور اکثر بیمار رہتے تھے۔ مگر بالکل اخیر وقت جس بول کی آپ کو
 زیادہ تر شکایت رہی بلکہ یوں سمجھنا چاہیے کہ یہی مرض پیغام
 اجل لایا اور آپ نے نہایت استقلال کے ساتھ اوس کا
 استقبال فرمایا۔ بیسویں ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ ہجری روز پنجشنبہ بوقت
 عصر اس جہان فانی سے بجانب دارالبقار آپ نے ہلت فرمائی

انا لله وانا الیہ راجعون

یوں تو یہ تمام باتیں آپ ہی کی یادگار ہیں لیکن نطاہر حال دو فرزند

فرزند مودعی
 غلام صادق صاحب
 جواہر الدیوب
 گویا ایک قسم کے
 جانشین ہیں اور
 چوتھے مودعی غلام
 صاحب سوم
 تقدار ہیں اور
 سب ہی لائق
 ۱۲ ارمضف

ارجمند اور ایک صاحبزادی سہی آپ کی دنیا میں یادگار ہیں و نیز ایک
 نواسے مولوی میر ولایت علی صاحب ^{۱۵} بلحاظ خصال حمیدہ گویا
 بالکل آپ ہی کی یادگار ہیں خداے تعالیٰ آپ کی ان یادگار کو
 بدام شاد و آباد رکھے غرض مرحوم کے اوصاف حمیدہ سجد و تہنیر
 ہیں سچ تو یہ ہے کہ اب ایسے لوگ پیدا نہیں ہوتے کئے
 قرون کے بعد اگر قیامت نہ آئی تو شاید ان جملہ اوصاف کا
 کوئی مقرب رحمان بصورت انسان دنیا میں پیدا ہوا اللہ تعالیٰ
 مرحوم کو غریق رحمت فرمائے آمین۔

قطعات تاریخ وفات صدیق یار جنگ مرحوم

۱۰ صدیق یار جنگ توفی	وہو فی الدھر کان ذی المجد
فیکل الناس فی الزمان علیہ	والذی قلبہ کصخر صلد
اخرج القائلون بعد الموت	انہ کان ثاویا بالخلد
	۱۳۱۲ھ

لہذا یہ انصاف
 اور نہ یاد میں
 خدا کا فضل سے
 نہایت لائق
 تحصیل اسبغ
 جلتے ہیں
 فی زمانہ مقام
 گنگا دوی میں آج
 قائم ہے ۱۲
 (مضف)

وقال موخر آخر

امی روزگار سقلہ چہ ہنگامہ کرد کہ	شور و فغان ز سپرد جوان شد مین پدید
صدیق یا جنگ دین و فقر دکن	یک فرد بود و دیگرے مثلش کسی نہ دید
یوم الخمر لبس تم و قعدہ زین جہان	رخسہ فنا بہ لبست و متاع بقا خرید
طبع غریب خواست کہ گویدین وصال	بے ساختہ و لیک برآمد نہ آن امید
رضوان بجز خواند دل خود فدا کن	صدیق یا جنگ بفردوس در رسید

ولہذا

واقعہ جا بجا گاہ گویم بشنوید ای دوستان	بود آقا کی من خستہ دل و اندوہ گین
نام خود را داشت و جز حال اول بشنوید	اسم اقدس آخر پیغمبر این مرسلین
ثانی آن اسم پاک و اصحاب چار	ماشاء اللہ کہین چہ اسم است بہترین
مثل او اکثر نباشد عالم فاضل حلیم	در دکن چہ یکبارہ ہندوستان روم چین
نخوی و صوفی محدث ہم ہمسر ہم فقیہ	افتخار اہل دنیا پیشواے اہل دین

<p>و اعط و قاری و منقولی اصولی جمیعین تا حیات خود نیاز زده کسی را یاقین زین جهان کرده فرشته در ارم و انی گزین مصرعه بیساخته به دست نشسته شد مگرین در ارم شد منزل صدیق حقانی مبین</p>	<p>مستفیض از ذات پاکش منطقی فلسفی من چه گویم خلق گوید بود ناور معتد پیا ساعت بسبتم و یقعه دیو و انیس جستجو کرده بی سیال وصالش را غریب گفت با تف قلب حقانی گمراشته شمار</p>
--	--

۱۳۱۲ هـ

وله

<p>و دای خولش بیگانه نمود و خیانت در اینجا حسرتا افسوس فیا نص جان رفت ز هر حسرت که چون او محسن عالم نجان رفت صد بار شد که می گفتم صدیق زان رفت</p>	<p>چه صدیق کبر بر سر داشت اکیل محمد جهانی بخش نالان و گریان همی گویان جهانی زیر بار لطف احسان عیش بود چو پریم من ترحیل و نقلش از دل عالم</p>
---	---

۱۳۱۲ هـ

تاریخ دیگر

<p>کل شیء هالك الا وجه رب العالمین</p>	<p>کس نماند است بخوابد مانند ای بر زمین</p>
--	---

ذات اویا قیست و دانست چون عالم فنا
 چشم کبشای و نگه کن زندگی و روزگار
 روزی مهر و زنی و امر و زنی و روزگار
 ماهمه در خواب غفلت مست بخوخته ایم
 میرسد هر جا که باشی بر سر ت فوج اجل
 مانعش نه گر برگه بخوشتی سید سدید
 ای ندیدی که آخر انقلاب روزگار
 و اولیا از غم صدیق یار جنگ شد
 بود آنار سعادت آشکارا از رخسار
 کسری از وفات آن کریم نیک خو
 مدتی در دهر از طول مرض جنت کشید
 عاقبت محمود شد او را از فضل کردگار

هم از وقایع زمان و هم از وقایع زمین
 اولاً روز ولادت بازر و زوای پسین
 می شود از عمر باهر روز آخر تا همچنین
 مرگ روز و شب برای او داند و زمین
 گاه از سوی یسار و گاه از سوی زمین
 واقعه ش نے گرشوی پوشیده در حصار
 شد فروخت کیان و شد نگویند تخت نگویند
 در جهان هر چه روز طفل و جوان اند و زمین
 همچو ماه آسمان می یافت نورش از زمین
 سیل اشک آمد فروما آستان از زمین
 جان پاکش عاقبت پیوست با جان آفرین
 زانکه نعم العبد آمد قال قرآن مبین

دادجا و مقصدش ملک مقتدر	آفرین بر جان پاکش آفرین صد آفرین
خدا را رضوان مصفا کرد و رازان درون	باز سوش هر دو گفتش اذ خلوه ها خلده ^{۱۳۱۲ هـ}
گر بخوابی سال مگرش سی عذرایت بار	رفته ایمالیش هم اندر مصرع اول همین
باز با تلف گفت حیف از مرگش پیشه	در جهان علم و سل و برقی هم فخر و دین
سال تاریخ وفاتش زرقم بار دیگر	کلب عالی - آه آورفته بغر و دین

تاریخ آخر

صدیق یا جنگ بهاد چون ناگهان	در باغ دلکشی بهشت از جهان فیت
سال وفات خامه عالی رقم نمود	صدیق یا جنگ با بل جنان فیت

ایضا

رفت در گلشن فردوس محمد صدیق	آنکه مشهور ز من بود به والا حبسی
بود چون در سر تاریخ وفاتش عالی	گفت فرزند سعیدش دخل المذابی ^{۱۳۱۲ هـ}

اکذاک

عالم فقیہ و پاک سرشت و کمو مزاج	رختِ سفر بہ نسبتِ چو بگشت از جهان
سالِ وفاتِ گفت بواحد ہر دینِ غیب	صدیقِ یار جنگ شدہ شایقِ جہان

مورخِ آخر

تا ظلم کہ غرورِ مملکتی فزودہ بود	صدِ حیفِ سوئی دارِ بقا رفتین جہان
تر قیم کرد سال و فاتش چنین ہفت	صدیقِ یار جنگ شدہ شایقِ جہان

(۱۰) رسولِ یارخان آصفیاء ہی حکیم الحکماء اب محی الدولہ

بہادر مرحوم

آپ بڑے مغرور و خاندانی امیر ابن امیر تھے اور اعلیٰ درجہ کے عالم و فاضل مولوی علی عباس صاحب مرحوم جو زمانہ سابق میں بیان تھے اور عربی کے بڑے زبردست فاضل اور ادیب مانے جاتے تھے اُن سے آپ کو تلمذ تھا اور صدیقِ یار جنگ مغفور کو بھی اُن ہی سے تلمذ ہی

بلکہ آپ دونوں حضرات ہم سبق تھے۔ اسی وجہ سے آپ دونوں صاحبون مین باہم کمال خلوص اور اس درجہ کا اتحاد تھا کہ جس کا آخری نمونہ یہ ہے کہ صدیق یا جنگ کے انتقال کے تھوڑے ہی روز بعد ۱۳۱۳ھ ہجری مین آپ نے بھی رحلت فرمائی اور مغفور سے مرحوم جا ملے۔ آپ کے فراج مین بے انتہا احتیاط تھی اور حلم تو آپ مین اس قدر تھا کہ جس کی کچھ نہ مین۔ پادشاہ وقت علی حضرت بندگان عالی خلد الملکہ کی ابتدائی ماسم سالگرہ مبارک آپ ہی کے دست مبارک سے ادا ہوتی تھی اور یہ خصوصیت آپ ہی کو حاصل تھی جواب آپ کے فرزند ارجمند نواب غرت یار خان بہادر کو خدا کے فضل سے حاصل ہے محکمہ امورات مذہبی کے آپ معتد تھے اور شہر کے نرخی بھی۔ آپ نے بہت خوبی کے ساتھ

ہر کام سرکاری کو انجام دیا خداے تعالیٰ غریقِ رحمت فرمائے
 و اب آپ کے فرزند نواب غرت یار خان بہادر آپ کے یادگار اور
 قائم مقام ہیں اور جگہ مناصب شاہی سے سرفراز و ممتاز۔
 آپ ہی ماشار السد ہر ایک کارِ سرکاری کو بہت عمدگی کے ساتھ
 انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے عمر و اقبال میں
 ترقی فرمائے اور اس سے زیادہ نیک کاموں کی توفیق دے۔

(۱۱) مولانا مولوی محمد نور الحسنین احسن السد

الیہ فی الدارین

آپ بڑے خاندانی عالم و فاضل اور علماء کرام فرنگی محل سے
 ہیں۔ ابتدائیں آپ کے والد ماجد مولوی محمد حیدر صاحب حیدر آباد
 میں تشریف لائے تھے اور یہیں انتقال فرمایا۔ خاص وطن

آپ کا شہر لکھنؤ ہے مگر اب تو گویا یہی وطن آپ کا سمجھنا چاہیے
 آپ سے یہاں ہم قبہ سم لوگوں کو نفع پہنچتا ہے یل و نہار آپ
 حاجت مندوں کی حاجت برآئیں کی فکر میں رہتے ہیں اور حیدر آباد
 کے مخیر امرا و مغر زین سے بسفارشات معقول معقول طور سے
 ہر ایک کا بندوبست کروا دیتے ہیں۔ اور ہر وقت نیک کاموں کے
 لئے آپ کمر بستہ رہتے ہیں ہر سال ماہ ربیع الاول کی پہلی
 تاریخ سے ۱۲ تاریخ تک آپ پاس بہت عمدگی کے ساتھ مجلسین
 وعظ کی ہوتی ہیں اور خود آپ زبانی وعظ بیان فرماتے ہیں جس سے
 اعلیٰ درجہ کی قابلیت آپ کے علم و فضل کی ظاہر ہوتی ہے اور
 حاضرین مجلس بہت ہی مخطوط ہوتے ہیں اور آپ کے پُر اثر وعظ
 سے ہدایت دینی و دنیوی پاتے ہیں۔ دو مرتبہ زیارت حرمین
 شریفین سے بھی آپ مشرف ہوئے ہیں۔ پادشاہ وقت العلیٰ حضرت

بندگانِ عالیٰ خلد اللہ ملکہ ہی بلحاظ علم و فضل آبائی آپ کی تعظیم و
 تکریم فرماتے ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار مولوی محمد حیدر صاحب
 مرحوم مغفور بڑے نامی گرامی اور اپنے وقت کے مجتہد مانی جاتے
 تھے۔ غرض علم و فضل آپ کا موروثی ہے ماشار اللہ حد سے زائد
 آپ کریم النفس ہی ہیں اور اوصاف آپ کے بہت ہیں اگر لکھے
 جاویں اور کمالات آپ کے اس سے سوا ہیں جو کہے جاویں
 اللہم افتح ابوابہ و بعلمہ

(۱۲) شاہ بہاء الدین صاحب قادری دام برکاتہ
 آپ بڑے خوش خلق اور کریم النفس اور ہر ذل غزیر شیخ ہیں۔ اور
 بڑے مقدس بزرگ کے پڑوتے یعنی حضرت شاہ رفیع الدین صاحب
 قدس ہامی قدس سرہ الغریز کے آپ پڑوتے ہیں۔ حضرت مغفور سے
 بہت لوگوں کو دکن میں فیض پہنچا ہے اور مزار حضرت کا قبرا

میں ہے نواب فخر الدین خان مرحوم المتی طب شمس الامر مغفور
 جد امجد نواب مدار الہام حال کو حضرت مغفور سے دلی عقیدت تھی
 حتیٰ کہ حضرت مغفور ہی سے نواب صاحب مرحوم نے بیعت
 بھی فرمائی تھی اور کمال عقیدت سے جاگیرات وغیرہ بھی حضرت
 مغفور کو نواب صاحب مرحوم فی تذکرہ کی ہی خیراب تک آپ بقصدہ
 متصرف ہیں اور اپنے جد امجد کی نشانی سمجھے جاتے ہیں اور حضرت
 مغفور کی جائے نشین آپ زیارت حرمین شریفین سے بھی ^{۱۳۰۵ھ}
 میں بمعیت صدیق یار جنگ مرحوم مشرف ہو چکے ہیں اور
 یہاں آپ سے پیری مریدی کا سلسلہ جاری ہے اوقات
 وظایف آپ کے معمور ہیں واذکار لطائف جاری اور ہر ایک
 شخص آپ سے مسرور و مشکور و غرض اوصاف آپ کے بہت
 ہیں اگر لکھنے میں آویں اور مناقب آپ کے سوا ہیں اگر لکھے جاویں

یہاں اس قدر گنجائش کمان کہ پورے حالات آپ کے درج ہو سکیں
لہذا مختصر حالات آپ کے تبرکاً و افتخاراً ہدیہ ناظرین کیے جاتی ہیں

(۱۳) نواب رحمن یار جنگ بہادر دام اقبالہ

آپ فی زمانہ منصرم معتمد و قتر ملکی ہیں اور خاص ملکی اور اپنے ملک
کے بے انتہا خیر خواہ اور ساتھ اس کے نہایت رحم دل اور
کریم النفس اور خوش خلق گویا اخلاق مجسم ہیں اور دوستی کے صادق
الطاف شاہانہ بھی بفضلہ تعالیٰ آپ پر مبذول ہیں آپ کے صدیق
یار جنگ مرحوم مغفور کے ساتھ دلی عقیدت تھی اور اسی کا یہ ثمرہ
ہے کہ بعد انتقال مرحوم بغیر اپنی خواہش ظاہر کیے خدا کے فضل
سے خود بخود مغفور کی خدمت پر آپ کو سرکار عالی نے منتخب فرمایا
اور دفتر ملکی کا آپ سے کام لیا اور ہر ایک فرد بشر دفتر موصوف میں
آپ کا مداح و ثنا خوان ہے۔ انشاء فارسی میں آپ بے مثال ہیں

اور ساتھ اس کے اشارہ الدزد و دتولیس بھی۔ صوم و صلوة
 کے بھی آپ بہت پابند ہیں۔ بزرگان دین سے کمال درجہ
 آپ کو عقیدت ہے۔ غرض خوبان آپ کی اس سے سوا ہیں
 جو تحریر میں آدین اور صفات آپ کے اس سے بہت ہیں
 جو کہے جاوین ارحم الراحمین باین اوصاف حمیدہ آپ کو قائم
 رکھے اور جمیع مقاصد دلی آپ کے بر لائے آئین۔

(۱۴) مولانا مولوی محمد جعفر حسین صاحب دام فوضہ

اصل باشندگی آپ کی مدراس کی ہے۔ زمانہ ورازی سے آپ حیدر آباد
 فرخند بنیادین تشریف فرما ہیں اب تو گویا سی وطن آپ کا قرار پا گیا
 ہے آپ نہایت شریف اور ذی علم اور قانع اور فاضل شخص ہیں
 تمام علوم آپ کے اشارہ المستحق ہیں۔ محکمہ عدالت و کو توالی
 و امور عامہ سرکار عالی میں آپ مددگار منتظم ہیں۔ ہر ایک بالادست

آپ کا آپ کی تعظیم و تکریم کرتا رہا اور آپ کی حسن کارگزاری سے
 ہمیشہ مسرور و مشکور۔ باوجود ہر کاری تعلقات کے خانگی طور پر
 ہمیشہ آپ کا علمی فیض جاری رہتا ہے اور ہر طالب علم آپ سے
 حسب استعداد اپنے فیضیاب ہوتا ہے۔ آپ فنِ حکمت میں بھی
 پوری مہارت رکھتے ہیں۔ باوجود ان تمام کمالات جمل ہونیکیے
 آپ نہایت متواضع اور متواضع اور کریم النفس اور وسیع الاخلاق اور
 صادق الوعد ہیں زہد و تقویٰ آپ میں بے حد ہے۔ ہر وقت
 اور ہر لحظہ حصول ثواب پر آپ کی نیت رہتی ہے۔ مشیخ کرام
 کے آپ بدل معتقد ہیں۔ الحب لله والبغض لله پر آپ کا
 پورا عمل ہے۔ انسان کامل میں جو جو باتیں ہونی چاہئیں وہ
 سب خدا کے فضل سے آپ میں جمع ہیں۔ آپ کے فیضِ کامل

اور توجہ دلی سے انسان محبِ حرمین ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ مدام
آپ کا فیض جاری رکھے امیدیں۔

(۱۵) منشی محمد عقیق صاحب زمہری سلمہ الباری

آپ فارسی کے بڑے ادیب ہیں اور اردو تو آپ کی زبان ہی ہے
اصل باشندگی آپ کی ملک اودہ خیر آباد کی ہے۔ عرصہ چودہ
سال سے آپ یہاں تشریف فرما ہیں اور سرکار عالی میں ملازم
صدیق یا جنگ مرحوم آپ کے رقعات و تحریرات کی بے انتہا
قدر فرماتے تھے۔ اور اکثر آپ کی تعریف بھی کتاب منتر زمہری
جو آپ نے لکھی ہے آپ کی یاقوت اور قابلیت کا ادنیٰ نمونہ ہی
آپ بڑے خاندانی ہیں اور خدا کے فضل سے حافظ قرآن بھی
بزرگانِ دین سے بھی آپ کو بہت عقیدت ہے خدائے تعالیٰ
ہر ایک کو ایسی عقیدت نصیب کرے فقط

فل حضرات مذکورین مکر میں مغرین کی شرفا نوازی اور خیالات فیض
 رسانی اور وسیع الاخلاقی کے ظاہر ہونے سے میں بہت ہی
 مسرور ہوا اور تہ دل سے ان مغرین کا شکر گزار ہوں اور داعی خیر کی
 ادبیہ وہ مغرین و دولت آصفیہ میں جنہوں نے حیدر آباد فرخندہ
 بنیاد میں ہماری قدر و اتنی فرامی اور ان ہی حضرات کے کمال درجہ
 اصرار و عنایات بیشمار کے باعث اب تک یہاں ہمارا قیام ہوا جسکی
 پوری کیفیت سرکار عالی میں موجود ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ
 بادشاہ وقت ہر دل عزیز رحیم النفس عدل پرور کے بقائے
 ملک و دولت و جاہ و حشمت و عمر و اقبال کے لیے یہاں دعا
 کروں۔ یوں تو ہمارا فرض منصب ہے کہ ہر وقت اور ہر لحظہ
 اس دولت کے لئے ہم دعا کر رہے ہیں کیونکہ اس سلطنت
 ابدیت کے ہم یومیہ دار اور جان نثار دعا گو ہیں مگر ایسے موقعہ

خاص میں بھی دعائے خیر کا ہونا مناسب تصور کرتا ہوں۔ چونکہ
 ہر ایک دعا کا عربی زبان میں ہونا افضل و اولیٰ ہے اسلئے
 اب ہم ان حضرات کے مختصر کوائف کو اس دعائے خیر پر ختم
 کرتے ہیں اور ہم اسی دعا کو خطبہ نماز جمعہ میں جو نواب صدیق
 یار جنگ مرحوم کی مسجد میں پڑھائی جاتی ہے ہر جمعہ کو ادا کرتے
 ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ **وہ کے ہاں**



اللَّهُمَّ يَا مُغِيثَ الْمُضْطَرِّ السَّائِلِ ۝ يَا مُتَوَسِّلِينَ إِلَيْكَ
 يَا كَرَمَ الْوَسَائِلِ ۝ يَا تَدِيمَ ظِلَالِ الْفَخْرِ وَالسَّعْدِ
 وَالتَّجْمِيدِ ۝ يَا عَبْدَكَ وَابْنِعَبْدِكَ الْخَفِيفَ الْمَلْحُوظَ الْبَعِيدَ
 عَنَّا يَا مُبْدِيَ الْمَعِيدِ الْمُنَّانِ ۝ يَا أَلِيَّ دُكْنِ
 نِظَامِ الْمَلِكِ أَصْفَ جَاهِ نَوَابِ مِيرِ مُجُوبِ عَلَيْنَا

یہ دعا جو نواب صدیق یار جنگ مرحوم کی مسجد میں پڑھائی جاتی ہے ہر جمعہ کو ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

اللَّهُمَّ صِيرْ مَكَارِمَ اخْلَاقِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ۖ
 وَصِيرْ مُحَاسِنَ أَعْمَالِهِ لَعْرُوسَ الْمَمْلَكَةِ جَمَالًا ۖ
 وَوَقِّعْ اللَّهُمَّ أَمْرَاءَهُ وَوُزَرَائِهِ وَعُلَمَاءَهُ وَقُضَاتَهُ
 وَمُشَائِخَهُ لِلْعَدْلِ وَانْصِرْبِهِ الدِّينَ ۖ
 وَاحْفَظْهُ يَا سَرِيبَنَا مِنَ الْأَعْدَاءِ وَالظَّالِمِينَ آمِينَ
 يَا مُجِيبَ دَعَاءِ السَّائِلِينَ
 وَالشُّكْرَ لِلْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِينِ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



انہما کمالات بعض دیگر حضرات

یلین فرخندہ بنیاد حیدر آباد

مدت قیام فرخندہ بنیاد حیدر آباد میں دیگر چند مغزین مکرین جو مثل
بعض مغزین مذکورین کے یہاں ہیکو نظر آئے ہیں اور جن کے
بے انتہا کمالات اور حالات غزیرہ وقتاً فوقتاً ہم پر ظاہر اور ثابت
ہوے ہیں بے اختیار جی چاہتا ہے کہ تھوڑے سے مناقب
انکے بھی یہاں بیان ہوں۔

وہم ھو لاء الا فاضلہ ۛ ادام اللہ عنہم الیومہ الخیر

(۱) نواب آصف نواز الملک بہاورداد ام اقبالہ

اگرچہ آپ کے خطاب سے آپکا غراز عیان ہے تاہم اسقدر
لکھنا ضرور ہے کہ آپ خاص ملکی ہیں اور اپنے پادشاہ و آقائی

ولی نعمت اعلیٰ حضرت کے بلا شک و شبہ خیر خواہ۔
 آپ کا تعلق خاص اعلیٰ حضرت بندگان عالی خلد الملک سے
 ہے۔ اور صرف خاص کے آپ معتمدین اور نہایت رحم دل
 اور قریب پرور۔ دینی اعزاز بھی آپ کو بفضلہ جو حاصل ہے وہ
 اظہر من الشمس و ابین من الالاس ہے۔ سنا جاتا ہے کہ آپ کو
 حضرت سید مکرم آقندی سجادہ درگاہ اولاد حضرت سید عبدالرزاق
 آقندی قادری قدس سرہ الغریز واقع حامی شریف جو نواح
 شام میں ہے اُن سے آپ کو طریقہ عالیہ قادریہ میں خرقہ
 خلافت حاصل ہے و نیز حضرت عبدالنبی شاہ صاحب قدس سرہ
 جن کا فرامبارک مقام ہنمکنڈہ علاقہ دکن میں ہے اُنسی ہی
 فیوض باطنی آپ کو حاصل ہیں۔ سلسلہ آپ کے نسب کا
 حضرت محبوب بجان سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے

ملتا ہے جس سے اعلیٰ درجہ کا شرف خاندان بھی آپ کا ظاہر
 ہوتا ہے اوقات و وظائف آپ کے نہایت معمور اور خلق اللہ
 آپ سے بدل ممنون و مشکور ہے۔ یون تو عموماً خلق اللہ کو
 آپ سے نفع پہنچتا ہے لیکن حضرات سادات بغداد کو علی الخصوص
 آپ سے بے انتہا فائدہ پہنچتا ہے۔ غرض آپ بہت باخیر شخص
 ہیں آپ کی نیت خیر کے موافق خداوند کریم نے دینی و دنیوی اغزاز
 سی آپ کو سرفراز و ممتاز فرمایا ہے۔ فرزند ارجمند آپ کے نواب سید
 جنگ سید الدولہ بہادر بھی بلجا نا خصال حمیدہ و اخلاق پسندیدہ
 آپ ہی کے مثل ہیں اور آپ کے مددگار۔ پروردگار ہر دو حضرات
 کو سلامت رکھے کہ آپ جیسے مغزین سے خلق اللہ کو آرام
 ملتا ہے اور فائدہ پہنچتا ہے۔

(۲) شمس العلماء مولوی سید شاہ عبدالحق صاحب

نور اللہ مضجعہ

آپ کے کمالات ظاہری اور مقامات باطنی کا حال یہاں لکھا جاتا تھا
 ہے کیونکہ حالات مرحوم کے اس سے سوا ہین جو بیان ہو سکیں
 اور مقامات اوس سے بہت ہین جو لکھنے میں آوین۔ مغفور بڑے
 عالم باعمل و فاضل بے بدل اور کامل بزرگ تھے اور ساتھ اسکے
 حکیم و ادیب ہی۔ وعظ بیان کرنیکا حق تو گویا آپ ہی کا تہا پند و نصائح
 کے ساتھ مرحوم کی خوش بیانی و شیریں زبانی خدا وادستہی جو آپکا
 وعظ سننا تھا بے اختیار ہو جاتا تھا آپ ہمارے قرآن مجید کے
 عاشق صادق تھے اور ہم آپ کے وعظ کے عاشق مرحوم
 بڑے خاندانی اور شیخ کامل کی اولاد میں سے تھے۔ یعنی مرحوم
 کے والد ماجد مولوی شاہ غلام رسول صاحب رسول نما بڑے

کامل بزرگ تھے اور شیخ وقت۔ آپ کو اجازت ہر حیا رطریقہ عالیہ
 قادریہ نقشبندیہ چشتیہ صابریہ کی تھی۔ آپ کو اپنے والد مرحوم و
 مغفور سے بھی بیعت تھی۔ مگر شاہ احمد سعید صاحب خلیفہ شاہ
 غلام علی صاحب قدس سرہ الغریز سے آپ کا شجرہ تبرک ملتا ہے
 آپ اصل میں عرب اور خاندان جبل اللیل سے تھے۔ مکہ معظمہ
 میں ایک بڑا معزز و ممتاز خاندان جبل اللیل کا مشہور و معروف ہے
 اوس سے آپ کا سلسلہ خاندانی ملتا ہے حرمین شریفین کی
 زیارت سے سہ بار آپ مشرف ہوئے ہیں اور وہیں آپ کا خاتمہ
 خیر ہوا۔ ۱۳۳۲ھ ہجری میں آپ مکہ معظمہ شریف لائے تھے وہیں
 ہکمو آپ سے نیاز تھا۔ اتفاق سے جب میں عرب سے دکن
 میں آیا تو آپ بھی ادسوقت حیدرآباد میں تشریف فرما تھے جس سے
 زیادہ ترجیح کو موقع نیاز مندی کا ملا اور شرف حاصل ہوا۔ نواب

نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی دامت قبالہ
 کو آپ سے بے انتہا عقیدت تھی حتیٰ کہ آپ ہی سے بیعت
 بھی فرمائی ہے۔ یہہ آپکا تصرف نہیں تو اور کیا ہے کہ جب کبھی
 آپ یہاں زیادہ علیل ہوتے تھے اور لوگ عیادت کو آپ کی
 جاتے تھے اُن میں سے اگر کسی نے حضرت مرحوم کی زیادہ
 علالت پر زیادہ افسوس ظاہر کر کے کچھ کہنا چاہا تو فرماتے تھے
 اگرچہ یہ مرض میرا ملک معلوم ہوتا ہے مگر میں یہاں نہیں مڑوگا
 آپ لوگ مطمئن رہیں خاتمہ میرا حرمین میں ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا
 کہ آپ سالہا ہجری نبوی میں حیدرآباد سے شعبان کے
 مہینہ میں مکہ معظمہ روانہ ہوئے۔ اور اسی سنہ کے دسویں مہینہ
 یعنی ماہ شوال میں خاص مکہ معظمہ میں آپ کا وصال ہوا اور عاقبت
 محمود بیچ ہے۔ ان اللہ ہر حال اہل قول وفعال۔

غرض مرحوم مغفور بڑے صاحب تصرف اور کامل بزرگ تھے۔
 افسوس علم اور عمل اور فضل و کمال اور علم و کرم یہ سب آپ ہی
 کی ذات بابرکات تک ختم ہوئے۔ اللہ تعالیٰ شاد صاحب
 مرحوم کو غریق رحمت فرماوے۔

ذالک ہدی اللہ یھدیہ منشاء منعبادہ
 ومن یضل اللہ فمالہ مرہاد

(۳) حضرت جناب آغا داؤد صاحب دام برکاتہ

آپ خلیفہ و جانشین حضرت شاہ محمد حسن صاحب قدس سرہ الغزیری
 کے ہیں جو ایک واسطہ سے حضرت حقایق آگاہ کرامت دستگاہ
 جناب شاہ قاسم صاحب قدس سرہ الغزیری کے تالیف تھے۔ خاندان
 طریقہ عالیہ ابوالعلانی مین آپ کی ذات بابرکات کیتا و ہمیشہ
 ہزار ہا عالم کو آپ کی ذات فیض آیات سے نسیج دیتی و دیوی کا

حصول ہے زمرہ مشائخ میں ایسا فیاض و منکسر النفس شیخ قلیل الوجود
 ہے آپ کے خاص مدرسہ عالیہ میں ہر روز تعلیم علوم ظاہری
 و توجہات باطنی کا پردہیں جاری ہے آپ صاحب کرامات و خرق
 عادات یہاں مشہور ہیں بہت لوگوں نے اکثر وقت آپ کے
 کرامات و برکات کو چشم دید مشاہدہ کیا ہے ممکن نہیں کہ اس مختصر
 جایی میں آپ کے مطول حالات و کمالات ظاہری و باطنی کمابتنی
 درج ہو سکیں۔ متعنا اللہ والمسلمین بدوام فیوضہ املین

(۴) حضرت دلاور علی شاہ صاحب دام برکاتہ

حقیقت میں آپ دلاور علی ہیں اور بڑے کریم النفس اور صاحب
 اخلاق محمدی مقام ناچ وارم جو حیدر آباد سے تھمنا چارکوس کے
 فاصلہ پر نواب خورشید جاہ بہادر دام اقبالہ کی جاگیر ہے وہاں تشریف
 رکھتے ہیں حالات و معاملات ظاہری آپ کے مختلف رہتے ہیں۔

بعض اوقات سالک اور بعض اوقات مثل مجاذیب آپکی حالت
 ہو جاتی ہے لیکن شرع شریف کا اس وقت بھی آپ کو بہت خیال
 رہتا ہے تصرفات آپ کے علانیہ لوگوں کو وہاں نظر آتے ہیں اور
 استغنا تو آپ میں اس قدر ہے کہ دوسروں میں ایسا کم دیکھنے میں
 آتا ہے۔ طریقہ آپ کا قادریہ ہے۔ حریم شریفین کی زیارات سے
 آپ مشرف ہو چکے ہیں اور بغداد شریف کی زیارت سے بھی حضرت
 سید مصطفیٰ صاحب علیہ الرحمہ سے آپ کو خرقہ خلافت طریقہ
 عالیہ قادریہ حاصل ہے۔ وضع آپ کی بہت سیدھی سادی ہے
 جیسی کہ بزرگوں کی ہونی چاہیے۔ آپ بڑے صادق الوعد ہیں جو
 فی زمانہ ہر ایک سے ایفائے وعدہ ہونا غیر ممکن نہیں تو مشکل تو ضرور
 ہے۔ بے تکلف آپ ہر ایک سے ملتے ہیں بشرطیکہ جہان آپ
 مقیم ہیں وہاں مخلصیت انسان جاوے۔ اَللّٰهُمَّ مَنَعَ الْمُسْلِمِیْنَ

والمحبین اجمعین بطول دھرہ امین۔

(۵) عمدۃ العلماء، نواب محبوب نواز الدولہ بہادر و ام فیوضہ

آپ مفتی اول بدہ حیدر آباد ہیں۔ اور خاص ملکی اور بڑے عالیخانان
و عالی حسب و الانسب شخص ہیں خدمت افتاء سے سرفراز و نیز نظام
دار القضاہ بدہ سے آپ ممتاز ہیں شریف نوازی و قدیم پروری
کا عمدہ جوہر آپ کی مقدس ذات میں مستقر ہے آپ قطع نظر اس اعزاز و
مراتب دنیوی کے اعلیٰ درجہ کے فقیہ و مفتی و زاہد و متوجع شخص
ہیں اور جناب کرامت مآب قدوۃ السالکین و زیدۃ العارفین حضرت
مولانا سید میر مصطفیٰ صاحب قدس سرہ العزیز سے آپ کو بھی
خرقہ خلافت حاصل ہے مناقب آپ کے زاید از حد و وعدہ ہیں
خدائے تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے کہ آپ سے ایک عالم کو
فیض پہنچتا ہے۔

(۶) جناب مولانا مولوی محمد لطف الد صاحب مفتی
مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی دامت برکاتہ

آپ بڑے عالم باعمل اور مقدس بزرگ ہیں اور جامع علوم و فنون
اور مجلس ندوۃ العلماء کے صدر نشین بھی تمام ہندوستان میں آپ کی
تلامذہ ہیں اور آپ کا فیض جاری۔ افتتاح مجلس ندوۃ مین
ہمیں آپ سے نیاز حاصل ہوا تھا اور یہاں بھی ہم کو آپ سے
شرف نیاز حاصل ہے۔ آپ وضع دار اور متقی شخص ہیں سرکار عالی
نے بھی آپ کے علم و عمل اور تقدس کا حال شکر بعد انتقال
مفتی مولوی محمد سید خان صاحب مددہی جو ایک بڑے مقدس
بزرگ یہاں تھے اون کی جاے پر آپ کو بلدہ حیدر آباد میں طلب
فرما کر آپ کی قدر فرمائی ہے۔ آپ یہاں مجلس عدالت عالیہ سرکار
نظام کے مفتی دوم ہیں سچ تو یہ ہے کہ آپ اہم باہمسی لطف اللہ

ہی ہیں آپ کے زہد و اتقا کا حال جس قدر بیان کیا جاوے
 تو طر اسے آپ کے اوصاف حمیدہ بے شمار ہیں آپ نہایت کرم^{النفس}
 اور خلیق سہی ہیں آپ کا تقدس آپ کے لشترہ سے عیان ہے
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
 دَامَ اَبْكَافِیْضٌ جَارِیْ رُكْنِیْ اَوْرَہِمُ سَبْكَوْا بِكَ اِتِّبَاعُ نَضِیْبِ
 قُرَآءِ اَوْحِیْنِ

(۷) مولوی حسن الزمان صاحب محدث دَامَ فَوْضُوہ

علم حدیث میں آپ بحر فخر ہیں اور خاص ملکی اہل باشندگی آپ کی
 کلمہ کی ہے اور مولوی شاہ محمد علی صاحب خیر آبادی قدس سرہ
 سے آپ کو طریقہ عالیہ چشتیہ کی خلافت ہے اہل بیت خیر البریۃ
 علیہ الف الف الصلوٰۃ والتیمۃ کے ساتھ آپ کو دلی محبت ہے
 اور ایک قسم کی خاص نسبت بھی۔ چنانچہ آپ نے اُن احادیث کو

علانیہ کن
 بن ایک
 متاخر
 "وسک"
 سہم
 جہا
 روضہ

جو خاص اہل بیت سے بصحتِ اتم وارو ہوئیں ہین کو شش بلخ
 سے ایکجا بے جمع کیا ہے اور اس کتاب کا نام فقہ اہل بیت رکھا
 ہے اور یہ دُرُبلے ہما زمانہ دراز سے زیر طبع ہے جس کی پوری روشنی
 بعد طبع ہر ایک روشن ضمیر پر بخوبی روشن ہو سکتی ہے کہ کس
 محنت و مشقت سے آپ نے اس ذخیرہ کو جمع فرمایا ہوگا ممکن نہیں
 کہ اس کے متعلق ہم بیان کچھ لکھ سکیں سچ تو یہ ہے کہ یہ حق
 آپ ہی کا تھا آپ سچے عاشقِ کلامِ اللہ اور حافظِ احادیثِ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین کوئی کام آپ سے خلافِ شرع شریف
 نہیں ہوتا خواہ کیسا ہی ہوا ورنہ کوئی آپ سے فرض و واجب اور
 مستحب ترک ہوتا ہے۔ جملہ علوم دینی کے آپ بخوبی ماہر ہین
 سن شریف آپ کا ستر سے متجاوز ہے آپ کی ذاتِ بابر کاست
 فی زماننا بہت ہی مقدمات سے ہے آپ جیسے مقدس لوگوں

سے اسلام کی رونق ہے واقعی آپ اسم ہائے حسن الزمان ہیں
متعنا اللہ والمسلمین بطول من مائتہ امین

(۸) ثواب محبوب یا جناب بھیا اور

آپ امیر ابن امیر اور نہایت کریم النفس و خوش اخلاق شخص ہیں
اعلیٰ حضرت کے اعلیٰ مصاحبین سے آپ شمار کیے جاتے ہیں اور
صرف خاص بندگان عالیٰ میں محکمہ تعمیرات کے آپ صدر ہیں۔
و نیز دفتر سیاہ مبارک اعلیٰ حضرت کے بھی آپ مہتمم علیہ۔ زبان
فارسی و اردو تو گویا آپ ہی کی زبان ہے مگر انگریزی میں بھی آپ
خوب ماہر ہیں۔ اہل کمال کی آپ بے انتہا قدر فرماتے ہیں
غرض ہمہ وجوہ بفضلہ آپ محبوب ہیں خداے تعالیٰ باین خیال
جمیلہ آپ کو سلامت رکھے آمین۔



(۹) نوافل سرائد ولہ بھاد

جس قدر حیدر آباد میں باقاعدہ فوج شاہی جس کی تعداد دس ہزار
 ظاہر ہوتی ہے اس کے آپ کمانڈر (ان چیف) افسر اعلیٰ ہیں
 کل فوج مذکور پوری طور سے آپ ہی کے ماتحت ہے اور سب
 آپ سے راضی۔ وزیر اعلیٰ حضرت کے آپ (ایڈمی کانگ) مشیر خاص
 ہیں جس قدر تقرب شاہی سے آپ ممتاز و مفتخر ہیں آپ کی مولفہ کتاب
 شکار نامہ نظام مطبوعہ مطبع فخر نظامی سے ظاہر ہے یہاں بیان
 کرنا گویا تحصیل حاصل ہو۔ آپ سے اقبال مندرجہ بہت کم دیکھتے ہیں
 آئے۔ دنیا میں بہت بڑی چار نعمتیں ہیں۔ اول مال عیال جیسا
 کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے المال والبنون زینۃ الحیۃ الدنیا
 دوم کمال۔ وجمال منعم حقیقی نے ماسا را اللہ تبارک اللہ یہ چاروں
 نعمتیں آپ کو عنایت کی ہیں۔ آپ کے جملہ امور ساتھ اُفتر ہوتے

اے اللہ کے ہوتے ہیں یعنی تکیہ کلام آپ کا یہ کلام پاک
 ہے اور ہر ایک مفتخر شے پر آپ کے یہاں یہ کلمات طیبات
 کندہ رہتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے خدا پر
 پورا بہروسہ ہے۔ اور ہر ایک کام میں آپ کے تائید غیبی ہوتی
 ہے۔ فن سپہ گری میں بفضلہ جیسے کمالات آپ کو حاصل ہیں
 میں یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ سوا پادشاہ وقت اعلیٰ حضرت بندگان
 عالی کے دوسرے کسی میں اس قدر کمالات جمع نہیں ہیں اللہ عز و جل
 غرض بفضلہ تعالیٰ آپ بہمہ وجوہ افسر الدولہ ہیں اور اس دولت
 ابدیت میں آپ کی ذات جامع الصفات مفروضہ ہے اللہ تعالیٰ
 اس سے زائد آپ کی دولت بڑھائے اور مراتب بھی آپ کے بلند فرمائی آمین

نواب القمان الدولہ بہادر

آپ اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے مصاحبین سے شما کی جاتی ہیں

اور فن ڈاکٹری میں بے انتہا مہارت رکھتے ہیں اور اپنے وقت
 کے لقمان ہیں۔ علاوہ فن ڈاکٹری کے اور کئی فنون سے آپ
 بفضلہ تعالیٰ واقف ہیں کہ جنکی تفصیل بیان ناممکن خیال کیجاتی ہے
 باوجود ایسے کمالات و اغزاز حاصل ہونیکے آپ ایک قسم کے
 صوفی مشرب ہیں اور مشائخ عظام اہل حقیقت سے بہت ہی آپ کو
 عقیدت ہے اور حضرت شاہ خاموش صاحب قدس سرہ سے
 آپ کو طریقہ عالیہ حقیقتیہ میں بیعت بھی ہے اکثر آپ پاس مجالس
 خیر ہوتی ہیں اور خاص کر ہر ماہ کی چودہ تاریخ کو ختم شریف حضرت
 مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا ہوتا ہے غرض
 آپ بڑے صاحب کمالات اور نہایت خوش اخلاق شخص ہیں
 اللہ تعالیٰ آپ کے مراتب دینی و دنیوی میں یوں مافیہ و ترقی فرماویں



(۱۱) نواب و جناب اور دام اقبالہ

آپ ملکی ہین اور نہایت قابل اور فاضل و متین الطبع اور اپنے ملک و کن کے دلی خیر خواہ ہمیشہ جلیل القدر عہد و ن پر سرکاری جانب سے آپ مامور ہوتے آئے ہین۔ فی زمانہ آپ دفتر قناس کے معتمد ہین۔ تمام حکام و حکیم سرکار عالی آپ ہی کے دفتر کے ذریعہ سے خدمات مناسب پر مامور ہوتے ہین ہم ہی آپ ہی کی توجہ و علی سے بمنظوری نواب فخر الملک بہادر معین المہتمم سرکار عالی و ام اقبالہ و حکیم سرکار مدرسہ دارالعلوم مین بوعده اضافہ معقول داخل و مامور ہوئے ہین۔ ظاہر مین تو آپ عماد جنگ ہین مگر کام آپ کے عماد الدولت کے ہین زمانہ سابق و زمانہ حال کے مطابق آپ کے ہر کام ہوتے ہین آپ حافظ قرآن ہی ہین آپ کے مزاج مین اعلیٰ درجہ کی سیاست ملکی اور ساتھ اس کے مزاج مین

انصاف بھی ہے اللہ تعالیٰ آپ کی عمر و اقبال میں ترقی فرماوے
اور نیز آپ کو اور سب کو توفیق نیک کاموں کی مکاشفہ عنایت
کرے۔ آمین

(۱۲) تو اُمّ القریٰ اور دام اقبال

آپ بھی ملکہ ہین اور خاندانی امیر اور اپنی وضع کے بہت ہی پابند
ہین اور ساتھ اس کے قدیم پرور اور اپنے ملک کے نہایت
خیر خواہ۔ صدیق یا جنگ مرحوم کے ساتھ آپ کو بے انتہا
خلوص تھا بعد انتقال مرحوم آپ نے ان کی اولاد کے ساتھ بڑے جوش
بہت ہی ہمدردی فرمائی اللہ تعالیٰ آپ کو خیر دے بیشک
دوست ہو تو ایسا ہی ہو کہ حضوری وغیرت میں یکسان رہے
مشائخ کرام سے بھی آپ کو بہت عقیدت ہے اوقات کے
اپنی آپ بہت پابند ہین لکھل مقام مقال گویا آپ ہی کا مقولہ

ہر ایک وقت کے مناسب آپ کام کرتے ہیں۔ یتانت
 و دیانت آپ کی خدا داد ہے اور ساتھ اسکے خلیق بھی جس زمانہ میں
 آپ اورنگ آباد میں خدمت صوبہ داری پر مامور تھے ہمیں بھی ایک
 مرتبہ آپ نے اورنگ آباد میں یاد فرمایا تھا بہت خوبی و خوش اسلوبی
 کے ساتھ احقر کی مہمان نوازی آپ نے فرمائی۔ تمام اورنگ آباد
 آپ کا دلچسپ تھا باوجود سرکاری اعلیٰ خدمات کے پابند ہونیکے
 صوم و صلوة کے آپ بہت ہی پابند ہیں انشاء قاری کے
 آپ بڑے قابل اور عزیزی ہیں آپ کو مہارستہ ہے۔ فی زمانہ
 آپ حیدر آباد میں رکن اول مجلس مال گذاری کے ہیں۔ آجھاف
 آپ کے اس سے زائد ہیں جو بیان میں آویں اور صفات آپ کے
 اس سے بہت ہیں جو کہ جاوین غرض بہمہ وجوہ اس دولت
 ابدت کے دینی و دنیوی امور میں آپ بفضلہ تعالیٰ رکن اول

ہیں اور سب طرح سے مقتدر اللہ تعالیٰ مدام آپ کو کامیاب رکھے
اور جمیع مقاصد دلی آپ کے بر لاوے۔ متعا اللہ والمسلمین
بطول حیاتہ املین۔

(۱۳) مولوی محمد عزیز مرزا صاحب

آپ علوم انگریزی میں بڑے قابل ہیں اور بی۔ آے میں
سند یافتہ۔ اردو علم تو گویا آپ ہی کا ہے کیونکہ آپ کا وطن
خاص دہلی شریف ہے (تختینا) دس بارہ سال سے آپ یہاں
رونق افروز ہیں اور جلیل القدر عمدہ سے سرفراز و ممتاز آپ
اعلیٰ درجہ کے شریف و منصف مزاج اور حق شناس و ذی فطرت
شخص ہیں ابتدا میں آپ مددگاری معتمدی عدالت و کوتوالی
وامور عامہ پر مقرر ہوئے تھے اوس زمانہ میں نہایت خوبی و عدالت
کے ساتھ احقاق حق فرماتے رہے تمام شہر آپ کی عدالت و منصف

مراجمی سے عذب البیان و رطب اللسان رہا اب قریب دو سال سی
منصری معتمدی عدالت و کو تو الی و امور عامہ پیر آپکا تقرر سرکار نے فرمایا
ہے اس زیادہ منصری میں ہی آپ نے اپنے وہی اخلاق حمیدہ و اشفاق
عمیمہ سے کام لیا ہے ہر کارروائی میں ہمیشہ یہ دیکھا اور سنا جاتا
ہے کہ انصافی امر میں آپ کو کسی طرح کا تعصب نہیں ملکی وغیر ملکی
ندہبی وغیر ندہبی اشخاص کی نسبت ایکسان بلاتفاوت آپ کی ہمدردی
جاری ہے نام کے تو آپ صرف غریب و زہین مگر کام میں ہر قدر
خدا سے غریب ہمیشہ آپ کو ایسا ہی غریب رکھے اور آپ کی عمر میں بہت
دے کہ آپ سے یہاں بہت لوگوں کو فیض ہے اور آرام

والسلام

(۱۴) نواب عماد الملک بہادر دام اقبالہ
آپ کے کمالات ذاتی و صفاتی کا بیان ہم یہاں کسی طور سے

نہیں کر سکتے آپ کے کمالات و اوصاف بیحد و لاتعد ہیں۔
 آپ علوم عربی و انگریزی کے بڑے ماہر و ادیب ہیں اور فارسی
 و اردو علوم کے تو گویا آپ ہی موجد۔

آپ سادات کرام سے ہیں اور خاص بالگرام کے معززین
 سے اور بڑے اعلیٰ درجہ کے آپ کریم النفس و عظیم الاخلاق
 شخص ہیں نواب سیرالار جنگ مختار الملک میر تراب علیخان
 مرحوم کے عہد وزارت میں آپ کا تشریف فرما ہونا حیدر آباد
 میں ہوا ہے علوم و فنون متنوعہ کی اشاعت میں آپ کی ذات
 سے ممالک سرکار عالی کو بہت کچھ مدد ملی ہے اور اس دولت
 ابد مدت میں عہدہ ہائے جلیل القدر سے ہمیشہ آپ ممتاز رہے
 ہیں آپ کی کارگزاری کا زمانہ ہر شہر میں بے لوثی و صنفی
 کے ساتھ مقارن رہا۔ اور کار گزاران شہر متعلقہ کو بہت

عراق عرب
در بیان جامع
مختص

یکمہ نفع حاصل ہوا۔ موجودہ زمانہ میں آپ عمدہ جلیلہ نظامت
تعلیمات سے ممتاز ہیں آپ کی حسن توجہ سے ششتر تعلیم
نہایت راضی و شاکر ہے مددگار آپ کے مولوی عبدالہدیگ
صاحب بھی بڑے لائق اور قابل شخص ہیں سرشتہ تعلیمات میں
ہر ایک شخص آچا مداح اور ثنا خوان ہے اللہ تعالیٰ آپ حضرات
کو بہ این اوصاف حمیدہ قائم و دائم رکھے اور خدا کرے
کہ ہمیشہ آپ سے دینی و دنیوی علوم و فنون کی عمدہ تعلیم
جاری رہے۔

۱۵ نواب نادر الملک ادیب الدولہ بہادر

وامم قیوضہ

آپ کا وطن اصلی مقام ششتر ہے زمانہ وراز سے اس ملک
حیدر آباد میں آپ تلیف فرما ہیں اور سند سادات کرام میں

نام نامی آپ کا (علی) المتخلص بطوبی ہے اور سید آغا علی
 شستری یہاں مشہور و معروف آپ اعلیٰ درجہ کے ادیب
 و مورخ ہیں اور علوم عربی و فارسی میں بڑے متبحر اور اپنے آپ ہی
 نظیر ہیں بادشاہ وقت جو اپنے عہد میں بے مثل اور اپنی سلطنت
 کو ایسے لایق اور فائق اہل کمالات سے آراستہ و پیراستہ
 فرما رہے ہیں آپ کی قدر فرماتے ہیں چنانچہ حال میں جس
 خطاب کے آپ لایق تھے اوس سے سید صاحب مدوح
 کو سرفراز فرمایا ہے اور وہ اس مناقب کی عنوان پر درج ہے
 مکر رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اکثر آپ کا قیام بیرون بلدہ مقام
 کوہ مولیٰ علی کے قریب رہتا ہے اور وہیں آپ سے
 خاص و عام کوہمہ اقسام فائدہ پہونچتا ہے۔ یا وجود اسقدر
 کثیر علم و فضل خداداد حاصل ہونے کے آپ نہایت خلیق

اور کریم النفس اور درویش صفت اور بہت ہی مقدس بزرگ ہیں
 متّعنا اللہ والمؤمنین بدوام بقائه امین

(۱۶) شمس العلماء مولوی سید علی بلگرامی - بی - اسی

انی - ایل - ایف - جی - ایس

محکمہ تعلیمات کے آپ معتمد ہیں اور متعدد زبانوں سے واقف
 فارسی - اردو - انگریزی - عربی - بنگالی - فرانسیسی سنسکرت
 ان تمام زبانوں میں آپ کو پوری مہارت ہے و نیز ان کے
 متعلق جب قدر علوم ہیں اونسے بھی آپ بخوبی واقف ہیں حیدرآباد
 فی ثقف اسوقت اپنے بادشاہ عادل و رحم دل کے وجود کے
 باعث ماشاء اللہ تبارک اللہ مفتخر ہو رہا ہے
 لیکن ایسے جامع الکمالات شخص کا ایسے موقع پر بیان ہونا
 زیادہ تر باعث فخر ہے۔ اور اسی باعث سرکار عالی میں جیسا کہ

آپ کو تفسیرِ چال ہے دوسروں کو کم میسر ہے کتب خانہ
 آپ پاس بفضلہ ایسا عظیم الشان ہے کہ سوائے کتب خانہ
 سرکاری کے شاید ہی کسی کے یہاں ایسا کتب خانہ ہو جیسے
 آپ ماشاء اللہ جامع الکملات ہیں ویسے ہی آپ پاس بعونہ تعالیٰ
 کتب بھی جمع ہیں۔ علماء تجوید کے بھی آپ بہت ہی قدروں
 ہیں۔ غرض آپ کے اوصاف حمیدہ اور کمالات غزیزہ کا حال
 کھانینبی بیان ہونا غیر ممکن ہے آپ کے ہر ایک وصف کے
 تحریر میں آنے کے لیے ایک دفتر چاہیے باوجود اس قدر جات
 کے آپ نہایت خلیق و کریم النفس و ہر علم دوست ہیں خدا تعالیٰ
 عمر و اقبال میں آپ کی ترقی فرمائے آمین۔

(۷۱) مولوی حکیم عبدالرحمن صاحب ادا م اللہ فیوضہ

حکمت مآب کمالات الکتاب جامع علوم معقول و منقول حاوی

فروع و اصول المشهور المعروف حکیم عبدالرحمن صاحب سہارنپوری
 دامت برکاتہ، کمالات آپ کے جینر تحریر اور حیطہ تقریر سے خارج ہیں۔
 فن طبابت کے تو آپ بجزو خارج ہیں۔ اور شفا سے مرضی و ادا
 ہے ہر صاحب غرض کے عرض حال کو بدل متوجہ ہو کر رعایت
 کرتا آپ ہی کا کام ہے اعلیٰ درجہ کے آپ ادیب بھی مافی
 جاتے ہیں اور ساتھ اسکے حافظ کلام اللہ اور احادیث
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں صبر و شکر و زہد و القاب قدر
 آپ میں ہے بہت کم لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ ماہ صیام کی
 جو حقوق ہر ایک اہل اسلام پر ہیں وہ کما مینگی آپ سے ادا
 ہوتے ہیں۔ ابتدا پر ماہ مبارک سے تا اختتام بے شمار اختتام
 آپ کے یہاں ہوتے ہیں اور خود ہی آپ مختلف طور پر کئی
 کلام مجید ختم فرماتے ہیں۔ آپ سے علمی و عملی ہر دو فیضان یہاں

جاری ہیں سچ تو یہ ہے کہ علمائے کرام کی جوشان ہونی چاہیے
 وہ شان آپ کی ہے۔ اور یہ علم و فضل آپ کا موردِ ثناء ہے کیونکہ
 آپ کے والد ماجد مولانا مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری مرحوم
 جنہوں نے ۱۲۹۷ھ ہجری میں مقام سہارنپور میں انتقال
 کیا ہے بڑے نامی گرامی اور فاضل شخص تھے اور آپ کے
 برادر حقیقی مولوی حبیب الرحمن صاحب یہی بڑی ادیب اور فاضل
 شخص ہیں جو فی زمانہ مدرسہ دارالعلوم سرکارِ عالمی میں مدرس
 اور بڑے قابل مانے جاتے ہیں۔

بادشاہِ وقت اعلیٰ حضرت جو خود مائتھ صفت حمیدہ موصو
 ہیں اور ایسے لوگوں کے از حد قدردان اور خدا و قدر شناس
 بعض اوقات آپ کی قدر فرماتے ہیں اور ہر طرح سے التفات
 شاہانہ کے آپ یہاں مستحق سمجھے جاتے ہیں و نیز آپ بے انتہا

کریم النفس اور وسیع الاخلاق شخص ہیں۔

متعنا الله والمسلمين والمؤمنين أجمعين

بَطُول بَقَائِهِ اَمِيَّت

محمد التو واللہ خان صاحب بہادر
منسجیاہ والفاظہ بہاء ودر

آپ کو عالیجناب شیخ الشیوخ مولانا و مرشدنا حضرت
 حاجی اداو الدہ شاہ صاحب چشتی قبلہ کہ جن سے ایک عالم کو
 فیض پہونچا ہے اور بڑے بڑے علما کی کرام و مشایخ
 عظام حضرت ممدوح سے ہندوستان وغیرہ میں مستفید ہوئے
 ہیں ایسے بافیض کامل شیخ سے آپ کو طریقہ عالیہ چشتیہ۔
 صابریہ میں بیعت حاصل ہے اور خلافت بھی۔ آپ خاص

پیشو خان بنفط
(خان) خطابی
کلیں زیادہ
ہاں آپ باقا
ذاتی صفاتی
یعنی مولانا
حاجی حافظ
محمد انوار
صاحب مصروف
و معروف
میرین مصنف

اسی ملک کے مین اور فخر اہالی دکن۔ آپ کا طور ہی جدا ہے اور
 رنگ ہی نرالا۔ آپ حافظ کلام المدین ابن مالک حادیث رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت آپ پاس قال اللہ وقال رسول
 کا مشغلہ رہتا ہے۔ طریقہ محمدیہ علیہ الف الصلوٰۃ والتحیۃ کو برتنا
 دن رات آپ کا کام ہے۔ خوش حال اوس شخص کا کہ جو اپنے نبی
 مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو برتے اور دنیا و مافیہا سے
 خبر نہ رکھے۔ ہم کو صفت راہ صیام میں صائم رہنا بار ہوتا ہی
 آپ ماشاء اللہ اکثر اوقات صائم رہتے ہیں شب بیدار اور
 تہجد گزار جیسے آپ میں شاید اس زمانہ میں آپ جیسے اور چند
 خاصانِ خدا ہوں اور ہم اونکو نہ جانتے ہوں ان خصلتوں کا
 جو شخص ہو اوس میں زہد و اتقا کثرت ہو گا اسکا بیان کرنا تحصیل
 حاصل ہے۔ آپ کی ذات بابرکات جامع الصفات سے

مدرسہ نظامیہ میں بھی بہت کچھ ترقی ہوئی اور ہو رہی ہے اور یہ
 مدرسہ خاص اسلامی ہے اور یہاں کے قوانین دیگر مدارس
 سرکاری سے جدا ہیں یتیم بچوں کو پرورش کرنا اس مدرسہ کا کام
 ہے مفلوک الحال طلبہ کی پورے طور سے خبر گیری کرنا اس میں
 مدام ہے علماء و فضلاء کا جمع بھی بیشک اس مدرسہ میں کلام
 ہے سچ تو یہ ہے کہ ان ہی سب باتوں سے مدرسہ نظامیہ کا
 بڑا نام ہے۔ بنا اس مدرسہ کی ۱۲۹۱ھ ہجری میں مولوی محمد قاسم
 صاحب مہاجر موم کے وقت سے پڑی ہے فی زمانہ آپ کے
 وقت میں بہت ہی اس مدرسہ میں اسباب ترقی کے نمایاں
 ہوئے ہیں آپ کو اعلیٰ حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ کے ساتھ
 ایک درجہ خصوصیت ہے اور وہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت بندگان عالی
 مدظلہ العالی نے آپ سے استفادہ کلام اللہ فرمایا ہے و نیز ولید

سلطنت ابد مدت نواب میر عثمان علی خان بہادر اطال الد
 عمر وادام الد اقبالہ نے بھی آپ ہی سے کلام مجید پڑھا ہے
 اور اب تک دیگر علوم عربی و غیرہ کا درس آپ سے نواب صاحب
 و لیعهد سلطنت ابد مدت کا جاری ہے۔ باوجود اس خصوصیت
 کے آپ نہایت متواضع و متورع ہیں اور وسیع الاخلاق
 و کثیر الاشفاق سچ تو یہ ہے کہ آپ اسم ہسمیٰ خدا کے نور ہیں
 بلکہ نور علی نور سبحان اللہ کیا لوگ ہیں کہ کسی حالت میں اپنے
 معبود کی یاد سے غافل نہیں غور کا مقام ہے کہ جس شخص نے
 باوجود حصول غرت و ثروت کے اپنی جوانی و بڑھاپے کو مفسر
 الد کی یاد میں منہ کرنے کا پورا خیال جمالیا ہو اس کو کیسے
 کچھ غلو مدارج آخروی حاصل ہوئے ہونگے اللہ تعالیٰ آپ سے
 حضرات کو سلامت رکھے کہ آپ سے ایک عالم فیضیاب ہی

اور مذہب اہل اسلام متور۔

(۱۹) حکیم سید کریم الدین صاحب مرحوم

آپ بڑے سیاح اور اعلیٰ درجہ کے یونانی حکیم تھے زیارت
حرمین شریفین سے مشرف ہو چکے تھے اور بغداد شریف و کربلا ^{معلیٰ}
بھی گئے تھے اور اکثر ہندوستان کے متبرک مقامات آپ کے
دیکھے ہوئے تھے اور بزرگان دین سے آپ کو بے انتہا عقیدت
تھی فن طبابت میں آپ بے نظیر تھے جیسے کہ اب آپ کے فرزند
ارجمند حکیم سید عزیز الدین صاحب فن ڈاکٹری میں بے مثل
وبے نظیر ہیں۔ صدیق یار جنگ مرحوم مغفور سے آپ کو
دلی عقیدت تھی آپ اونکے قدردان تھے اور وہ آپ کے
بعد انتقال صدیق یار جنگ ۱۳۱۵ھ ہجری میں آپ نے ہی اس
جہان فانی سے طرف دار البقا کے موطنہ موڑ لیا آپ بہت

نیک نفس اور اسمِ بسمِ کریم الدین ہی تھے خداے تعالیٰ
حکیم صاحبِ مرحوم کو غریقِ رحمت فرمائے۔

(۲۰) حبیب بو بکر بن شہاب سلمہ الوہاب

آپ صحیح النسب سیدِ حسینی اور قوم کے عرب ہیں اصلِ باغیگی
آپ کی ترمیم کی ہے۔ عرصہ ۱۳ سال سے آپ یہاں تشریف
فرما ہیں۔ آپ اعلیٰ درجہ کے ادیب ہیں اور علمِ تاریخ میں مشاق
اور دیگر عمل و عملیات میں بھی طاق سلسلہ آپ کے نسب کا
(۳۵) واسطون سے حضرت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
تک پہنچتا ہے لاریب آپ سید ہیں ساداتِ کرام میں جس قسم
کے خصائلِ حمیدہ ہونے چاہئیں آپ میں پائے جاتے ہیں
مدرسہ دارالعلوم میں آپ ناظرِ علوم عربی کے ہیں صرف دو ساعت
کے لیے ہر روز آپ مدرسہ موصوفہ میں تشریف لاتے ہیں اور

الحکم بن ابی العاصی
علیہ السلام

اعلیٰ درجہ کے طلبہ آپ سے مستفید ہوتے ہیں۔

متعنا اللہ والمسلمین بفیوضہ امین

(۲۱) حکیم عبدالوہاب صاحب دَام فِیوَضُہ

اصل باشندگی آپ کی غازی پور کی ہے تھنیہ عرصہ دس بارہ برس سے آپ یہاں تشریف فرما ہیں فن طبابت میں آپ کو خوب مہارت اور دیگر علوم و فنون کے آپ حافظ ہیں حافظہ آپ کا خدا داد ہے حکیم محمود خان صاحب دہلوی مرحوم سے آپ نے فن طبابت حاصل کیا ہے۔ خدا کے فضل سے آپ حافظ بھی ہیں اور اعلیٰ درجہ کے زاہد و متقی بھی۔ ہر مریض کی حالت کو بگوش دل سنا آپ ہی کا کام ہے۔ اور شفا آپ کے نسخہ میں لا کلام ہے نباض تو آپ ایسے ہیں کہ بہت کم آنچھے ہونگے اور نڈرت یہ ہے کہ آپ چشم ظاہری سے معذور اور

چشم باطنی میں آپ کے بے انتہا نور ہے۔ سُنا جاتا ہے کہ
 پندرہ سال کی عمر میں جیکے آپ کی مینا کی جاتی رہی ہے۔ اسیلے
 حکیم صاحب نابینا آپ یہاں مشہور و معروف ہیں۔ آپ کے
 کمال ظاہری و باطنی کی اعلیٰ حضرت بندگان عالی ہی قدر فرماتی
 ہیں جس کے باعث الطاف شاہانہ آپ پر مبذول ہیں۔ جس
 مکان میں آپ یہاں تشریف فرما ہیں یہ اعلیٰ حضرت ہی کا غایتی
 ہے غرض آپ بہت با کمال اور مقدس بزرگ ہیں دو اور دعا
 ہر دو طرح سے لوگوں کو آپ سے یہاں فائدہ پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ
 ہر دو فیضان آپ کے ہمیشہ جاری رکھے۔

۲۲ مولوی الہی بخش صاحب صدر مہتمم مدرسہ دارالعلوم

سرکار عالی دام فیوضہ

آپ بڑے قابل اور عالم و فاضل اور حلیم الطبع شخص ہیں اکثر علوم

اپنے دہلی میں حاصل فرمائے ہیں حکمت میں بھی آپ کو دخل ہو
 حکیم محمود خان صاحب مرحوم جو بڑے زبردست حکیم دہلی میں
 مشہور و معروف تھے جن کا ذکر قریب میں اوپر ہوا ہے اونسے
 سند حکمت آپ کو بفضلہ تعالیٰ حاصل ہے۔ و نیز احادیث نبوی کی
 سند مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے آپ کو پہونچی
 ہے۔ اصل باشندگی آپ کی نواح عظیم آباد پٹنہ کی ہے
 قریب سات سال سے آپ مدرسہ دارالعلوم کے صدر مہتمم
 ہیں۔ سرکار کے اقبال سے اور نواب فخر الملک بہادر عین المہام
 سرکار عالی دام اقبالہ کی کامل توجہ سے اور ناظم صاحب تعلیمات
 کے حسن انتظام سے اور آپ کی سعی بلیغ سے مدرسہ دارالعلوم
 میں اچھی تعلیم ہوتی ہے تھوڑی مدت میں طلباء اس مدرسہ
 کے بہت قابل اور فارغ التحصیل ہو کر سرکاری خدمات کے

مختار الملک مرحوم سرسلاار جنگ معظم کے وقت میں پڑھی ہے
مولوی آئی بخش صاحب حال مہتمم مدرسہ کی اعلیٰ درجہ کی تباہیت
اور حسن کارگزاری سے فی زمانہ اس مدرسہ کی تعلیم میں خدا کے
فضل سے بہت کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ
مدام اس فیض کو جاری رکھے اور عمدہ داران سرکار کو سلامت
اور مہتمم صاحب کو جزائے خیر دے آمین۔

(۲۳) سید عبدالرحمن صاحب رفاعی دام برکاتہ

آپ کا وطن اصلی بغداد شریف مشہور ہے تخمیناً عرصہ گیارہ سال
سے آپ یہاں تشریف فرما ہیں اور مقام سرورنگر میں مقیم ہیں
آپ یہاں تشریف فرما ہیں ایک ہی حالت دیکھنے میں آتی ہے
یعنی کسی سے آپ کو کچھ سروکار نہیں آپ پہلے اپنی جاے
بہلی کوئی محبت اور اعتقاد سے آیا لے کر نہ کسی سے کچھ طلب نہیں

شب و روز آپ یاوالہی میں مصروف اور عبادت میں مشغول
 رہتے ہیں اور اکثر اوقات صائم بھی پہلے آپ ہمیشہ مثل ماہ
 رمضان صیام ہی میں رہا کرتے تھے لیکن زیادہ ضعف لاحق
 ہونے سے آپ اپنے اپنے جسم نحیف پر رحم فرما کر اب کسی قدر
 روزوں میں آپ نے کمی فرادی ہے۔ آپ خدا و رسول کے
 عاشق صادق ہیں ہر شب جمعہ کو آپ پاس مجلس میلاد مبارک
 منعقد ہوتی ہے اور عجب لطف رہتا ہے باوجود محض متوکل
 ہونے کے اکثر نواز و لوگوں کو آپ سے بہت کچھ دینی و دنیوی
 فائدہ پہنچتا ہے اور ماہ ربیع الاول اور ربیع الثانی میں نیازات
 وغیرہ بھی آپ پاس بہت تکلف سے ہوتی ہیں اور اکثر
 مسافرین آپ پاس جمع رہتے ہیں بظاہر حال ایک جہ کسی سے
 آپ نہیں لیتے ہیں مگر کریم النفس ہونے کے باعث

اخراجات آپ کے اسقدر ہیں کہ بیان سے باہر لیکن ذاتی حالت آپ کی بہت ہی مختصر رہتی ہے صرف ایک بورسے کا فرش آپ پاس نظر آتا ہے کسی قسم کا تکلف آپ کے فرانج میں نہیں ہے بہت ہی سیدھی سادھی وضع آپ کی ہے۔ اور شرع شریف کے آپ بہت ہی پابند ہیں اور اعلیٰ درجہ کے زاہد متقی آپ کے برادر حقیقی سید محمد صاحب جو ہمیشہ آپ کے پاس رہتے ہیں اور آپ سے چھوٹے ہیں اونکی بھی یہی حالت ہے۔

قناعت آپ میں اعلیٰ درجہ کی ہے جو فی زمانہ ناہر ایک میں غیر ممکن ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت بندگان عالی آپ جیسے متشرع اور متقی لوگوں سے خوش ہوتے ہیں آپ کی بہت قدر فرماتے ہیں و نیز آپ سے ایک قسم کی عقیدت رکھتے ہیں اور گاہ گاہ آپ پاس کمال اعتقاد سے رونق افزا مہی ہوتے ہیں اور اُخروی استفادہ حاصل

فرماتے ہیں۔ غرض آپ بفضلہ تعالیٰ اعلیٰ درجہ کے مقدس
بزرگ ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کی اتباع نصیب کرے آمین

(۲۴) مولوی محمد عبدالکریم صاحب سابق ناظم ٹیہ خانہ

سرکار عالی سلمہ اللہ تعالیٰ

وطن اصلی آپ کا نواح مدراس ہے مگر اب توحید رآباد ہی کو
وطن آپ کا کنا چاہیے پہلے آپ خدمت صدر تعلقہ داری
پر تھے بعدہ ناظم ٹیہ خانہ ہوئے۔ اور اب بوجہ کبر سنی خانہ نشین
سن شریف آپ کا تخمیناً ساٹھ سال سے متجاوز ہے مگر ظاہری
حالت آپ کی ماشار اللہ بہت درست ہے اور سرکاری ملازمت
کے لایق معلوم ہوتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ آپ ذاکر و شاغل اور
ہر ایک کامل کے قدردان ہی ہیں جو کوئی نیا عالم و فاضل بطور
سیاحت یہاں آتا ہے آپ ضرور اس کے وعظ و نصائح سے

فوئدِ اخروی حاصل کرتے ہیں۔ اوقات و ظائف آپ کے
 معمور ہیں۔ شب کو آپ بہت ہی قلیل استراحت فرماتے ہیں
 بلکہ یون کہنا چاہیے کہ آپ قایم اللیل ہیں اور یادِ الہی میں اکثر
 مصروف رہتے ہیں۔ وزیر بزرگانِ دین ہی آپ کو بہت ہی
 عقیدت ہے اور خود آپ خدا کے فضل سے اعتقاد آنے کے
 قابل ہیں وضعِ قدیم کے آپ پابند اور وعدہ کے بھی بہت پیچھے
 ہیں اور ساتھ اس کے خوش اخلاق اور کریم النفس بھی اللہ تعالیٰ
 اس سے زیادہ آپ کو نیک کاموں کی توفیق اور بہت عطا فرمائے
 حضرت الجناۃ الفاضل اکامل المولوی محی الدین احمد المصطفیٰ
 احیا اللہ دینہ واسمہ الیوم الدین الواحد المنعم
 آپ نہایت زندہ دل و منتظم مزاج اور فاضل شخص ہیں اصل وطن
 آپ کا خاص مدراں ہے بہت ہی کم سنی میں آپ یہاں تشریف

لائے اور پھر کبھی آپ کو مدراس جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مختلف
 اساتذہ سے خاص حیدر آبادی میں جلد علوم و فنون آپ نے
 تحصیل فرمائے ہیں۔ مولوی محمد سعید خان صاحب سابق
 مفتی مجلس عدالت عالیہ سرکار عالی جو بڑے جید عالم و فقیہ
 و محدث اور بڑے مقدس بزرگ شخص تھے اون سے آپ کو
 سلسلہ قرابت اور تلمذ بھی ہے۔ اب آپ مدراسی نہیں رہے
 بلکہ خاص حیدر آبادی ہو گئے ہیں سابق میں آپ محکمہ عدالت
 و کو توالی و امور عامہ سرکار عالی کے منتظم تھے بعد چوب آپ نے
 جسٹس کارگزاری اعلیٰ درجہ کا منتظم و کار گزار سرکار اپنے کو ثابت
 کر دیا تو نواب فخر الملک بہادر معین المہام سرکار عالی و ام اقبالہ
 جو اعلیٰ درجہ کے امیر ابن امیر و وزیر اور علم دوست علی الخصوص
 ایسے لایق اور منتظم و دیانت دار اشخاص کے بہت ہی قدروان

بین نواب صاحب ممدوح نے اپنی پیشی کا کام آپ کے ذمہ کیا جبکو
 آپ بہت ہی امانت و دیانت اور حسن انتظام سے انجام دے
 رہے ہیں بیچ تو یہ ہے کہ آپ امر اور ذرا رہی کی صحبت میں
 رہنے کے قابل ہیں۔ باوجود ان تمام باتوں کے صوم و صلوٰۃ
 کے بھی آپ بہت پابند ہیں اور متقی و پرہیزگار ہیں۔ مزاج میں آپ کی
 احتیاط خدا داد ہے مشائخ کبار سے بھی آپ کو دلی اعتقاد ہے
 کریم النفسی و خوش اخلاقی تو گویا ان تمام باتوں کا لوازم ہے
 غرض اوصاف آپ کے لائق و لائق ہیں۔ خالق الارض و
 السموات باین ہمہ صفات الی یوم الشات آپ کو قایم و دائم رکھے
 اور مقاصد دین آپ کے بر لائے آئیں۔

(۲۶) مولوی سید مرثی صاحب قادر محی مہم حیدرہ و کار کلمہ الغفار

آپ خاندان حضرت مولوی سید شاہ محی الدین صاحب ویلوری

قدس سرہ العزیز سے ہیں جو مالک مدراس میں نہایت مقدس و عزیز
 الوجہ و شخص تھے۔ آپ کے معاملات اگرچہ بظاہر حال و نیوی امور
 سے متعلق نظر آتے ہیں مگر حقیقت دین و دنیا دونوں ہی علاقہ
 رکھتے ہیں جو سطور ذیل سے بخوبی ظاہر ہو سکتے ہیں وہ یہ کہ جہاں
 کسی قوم کی دینی و نیوی حالت آپ نے بگڑنے دیکھی کہ فی القوم
 بذریعہ تحریات آپ اُسے متنبہ کر دیتے ہیں جس سے وہ قوم بگڑنے
 نہیں پاتی اور اپنی ہر دو حالتوں کو اچھی طور سے درست کر کے کہتی
 ہے یہ کام کچھ آسان نہیں ہے اگر خیال کیا جائے تو بہت ہی
 اہم ہے اس دولت ابد مدت کے بھی آپ دلی خیر خواہ ہیں
 کبھی کسی موقع پر اگر کوئی نقص آپ بیان پاتے ہیں تو موافق
 اپنی عادت کے سہ کار سے لے کر رعایا تک اور بچوں
 سے لے کر بوڑھوں تک سب کو اس نقص

سے آگاہ کر دیتے ہیں جس سے سب مطلع ہوتے ہیں اور
 اوس نقص کے رفع کرنے کی ہر ایک کوفکر پیدا ہوتی ہے
 یہاں تک کہ سرکار کی حسن توجہ و اقبال سے فی الحال وہ نقص
 رفع ہو جاتا ہے اور فی نفسہ بھی آپ صوم و صلوات کے بہت
 پابند ہیں اور بہت ہی باخیر شخص ہیں۔ مزاج میں آپ کی بہت حلم اور
 اعلیٰ درجہ کا کرم ہے اور ساتھ اس کے منصف مزاج اور خوش خلق
 بھی وطن اصلی آپ کا مدراس ہے مگر زمانہ و راز سے آپ یہیں
 تشریف فرما ہیں اور اس قسم کے کاروبار یعنی تحریرات کو ایف جریڈ
 روزگار میں مشغول ہیں خداے تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے
 اور سب مسلمانوں کو آپ کی تحریرات سے دینی و دنیوی فائدہ
 پہونچا دے۔



(۲۷) محسب صاحب المعروف یعنی بادشاہ

دام بقاہ

سابق میں آپ کا وطن جو علاقہ وکن میں بمقام ٹیک مال ہے تھا
اور اب توحید آباد ہی وطن آپ کا ہے۔ آپ خاص صرف خاص
اعلیٰ حضرت بندگان عالی خلد الملکہ کے مددگار ناظم محتاج ہیں اور
بہت لایق اور فائق آپ کی ذات مجمع الصفات یہاں بہت
غنیمت ہے۔ آپ بہت کریم النفس اور بڑے بے نظیر شخص
ہیں۔ ۳۵۔ سترہ ہجری میں زیارت حرمین شریفین سے بھی آپ
مشرف ہوئے ہیں۔ اکثر اوقات آپ کو ضیق النفس کی شکایت
رہتی ہے۔ باوجود اس موذی مرض کے ہمیشہ لائق رہنے کے
آپ بہت ہی عمدگی کے ساتھ کامفوضہ کو انجام دیتے ہیں اکثر
لوگوں کو یہاں آپ سے فائدہ پہونچتا ہے شافی مطلق صحت

عاجل و شفا کا دل آپ کو عطا فرماے اور مدام صحت و عافیت سے رکھے۔

(۳۸) ڈاکٹر عبدالحسین صاحب

وطن قدیم آپ کا سورت مشہور ہے لیکن یہ اسباب چند مدد راس میں بھی آپ کا قیام رہا ہے اور اکثر عزیز و قریب آپ کو اب تک مدد راس میں ہیں۔ اور مدت مدید و زمانہ بعید سے آپ حیدر آباد میں تشریف فرما ڈاکٹر خانہ افضل گنج میں آپ کی سکونت ہے اور اسی ڈاکٹر خانہ میں آپ کی ملازمت بھی۔ آپ ڈاکٹر لاری حسنا کے اول مددگار ہیں اور فن ڈاکٹری میں آپ کو بے انتہا کمال حاصل ہے کہ جس کی شرح یہاں بالکل ناممکن متصور ہوتی ہے وہ ہی لوگ آپ کے کمالات ذاتی و صفاتی سے خوب واقف ہیں کہ جنکو آپ سے تجربہ حاصل ہے۔ باوجود اس اعلیٰ درجہ کی

قابلیت کے صوم و صلوٰۃ کے بھی آپ بہت پابند ہیں اور
 بے انتہا خلیق۔ خداے تعالیٰ باین اوصاف جمیلہ آپ کو قائم
 رکھے۔ کہ آپ سے لوگ صحت ابدان حاصل کر کے اپنے ادیان
 کی جانب متوجہ ہوتے ہیں۔

(۲۹) سید سلطان سلمہ المنان

پیشہ آپ کا تجارت ہے اور آپ اعلیٰ درجہ کے یہاں مغرور و ممتاز
 تاجر ہیں بلکہ ملک التجار آپ کو کہا جائے تو بجا ہے۔ علاوہ اویم
 مفتخرہ ڈاکٹر سی کے متفرق اشیائے ولایتی وغیرہ بھی آپ کے
 یہاں فروخت ہوتی ہیں حال میں ایک کارخانہ نہایت عظیم الشان
 وعدہ شکر بنیکا بصرف کثیر حیدر آباد میں آپ کی کوشش بلیغ
 سے تیار ہو رہا ہے آپ پاس بیع و شری نہایت امانت و
 دیانت سے ہوتی ہے آپ کا کل مال فزکی ہے جو مختلف

اخبارات و واقعات سے بخوبی ہم پڑا بت ہوا ہے آپ باوجود
 دنیوی کاروبار میں مشغول رہنے کے صوم و صلوٰۃ کے بہت ہی
 پابند ہیں اور اعلیٰ درجہ کے کریم النفس بھی آپ کے شریک اور عزیز
 مشیر جناب وزیر صاحب بھی آپ ہی کے مثنیٰ ہیں۔ آپ دونوں
 صاحب باتفاق رائے ہر ایک کام کو انجام دیتے ہیں۔ آپ کے
 والد کا نام سید حسن تھا اور آپ کے چچا کا نام سید عبدالرزاق
 جو آپ کے والد سے عمر میں بڑے تھے چنانچہ سید عبدالرزاق مرحوم
 ہی کے نام سے یہ کمپنی قائم ہوئی ہے جس میں ہر دو برادر کی خاص
 اقدار اس کمپنی میں شریک ہیں غیر شخص نہیں اور فی زمانہ سید
 صاحب مرحوم ہی کے نام سے ہر ایک جائے سید عبدالرزاق
 کمپنی مشہور اور معروف ہے اور اشارہ اس کمپنی میں بہت ہی
 ہی اتفاق ہے خداے تعالیٰ کل مسلمانوں میں ایسا اتفاق

پیدا کرے آمین۔

۴۰ حافظ لطف اللہ صاحب وکیل سلمہ الجلیل

آپ درجہ اول کے قدیم وکیل اور بڑے قابل شخص ہیں اور حافظ
قرآن بھی اصل ملک آپ کا اودہ ہے مگر ملک دکن میں تخمیناً
چالیس سال سے آپ مقیم ہیں۔ آپ بڑے قبیلہ پرورش شخص ہیں
اور اپنے عزیز اور احباب کے ساتھ ہی آپ بے انتہا الطاف و کرم
فرماتے ہیں۔ جو بات کہ تشریفوں میں ہوتی چاہئے وہ آپ میں
پائی جاتی ہے بزرگان دین سے بھی آپ کو ایک قسم کی مناسبت
ہے اور حضرت مولانا مولوی فضل رحمن صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز
سے تو آپ کو کمال درجہ عقیدت اور اوصاف نیک آپ میں ایسے
ہیں جو دوسروں میں کم پائے جاتے ہیں برآوردستی آپ کے
مولوی میر فرخ حسین صاحب بھی نہایت خوش اعتقاد اور خوش

اخلاق شخص میں اور کریم النفس بھی زیارت حرمین سے بھی میر صاحب موصوف مشرف ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ آپ دونوں صاحبوں کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے کہ آپ ہر دو حضرات میں اعلیٰ درجہ کا اسلامی جوہر ممکن ہے۔

(۳۱) حاجی سعید الدین صاحب مرحوم آپ اعلیٰ درجہ کے محتاط اور بہت ہی وضع دار شخص تھے جن شرائط سے پیشہ تجارت مسنون ہے اُن شرائط کا ادا کرنا آپ ہی کا کام تھا اس بیان سے یہ امر محتاج بیان نہیں ہے کہ آپ میں کس قدر زہد و اتقا ہو گا ظاہر ہے کہ جو شخص قوانین اسلام کا پابند ہو گا وہ یقینی زاہد و متقی ہو گا۔ آپ کے برادر حقیقی مولوی ضیاء علی صاحب بھی آپ کے مثل ہیں بلکہ علم و فضل میں تو بدرجہا مرحوم سے زاید تھے یا رجنگ مرحوم سے آپ دونوں صاحبوں کو بے انتہا خلوص تھا

جس کے باعث ایسے موقعہ پر ان سطور کا مسطور کرنا مجھے ضرور
 ہوا۔ اور اوصافِ کثیر آپ کے اور آپ کے برادر موصوف کے
 اظہار من الشمس بہ عین لاجہ بیان۔ تیرہ ربیع الاول ۱۳۱۶ ہجری میں
 حاجی صاحب مرحوم بعارضہ تہار چند روزہ انتقال کر گئے اللہ تعالیٰ
 حاجی صاحب مرحوم کو غریقِ رحمت فرمائے۔

(۲) حافظ عبد الصمد خان سلمہ الرحمن :-

ڈیوڑھی مبارک اعلیٰ حضرت بنگلہ عالی مظلہ العالی میں جس بقعہ حفاظ
 ہیں ان سب کا تعلق آپ سے ہے یعنی آپ ان کے داروغہ
 ہیں آپ کا تعلق صرف خاص سے ہے یوں تو بیان خدا کے
 فضل سے بہت سے حافظ ہیں۔ مگر آپ متنی اور بڑے جید
 حافظ قرآن ہیں اور جو اوصاف حمیدہ آپ میں ہیں دوسروں میں
 کم نظر آتے ہیں۔ حفظ کرنا تو کسی قدر آسان ہے مگر عمل بالقرآن

بیشک کل ہر اوریہ بات بفضلہ تعالیٰ آپ میں ہے کہ آپ عامل بکتاب اللہ
 و با حادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہمدردی اہل اسلام
 کے ساتھ جیسی ہونی چاہیے وہ آپ میں پائی جاتی ہے۔
 دوستوں کے لیے تو گویا اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے اور یہی
 حالت آپ کے برادر حقیقی مولوی تقی الدین خان صاحب کی ہے
 صدیق یار جنگ مرحوم کے ساتھ آپ کو بے انتہا خلوص تھا۔ اور
 حضرت سید عبدالرحیم شاہ صاحب قمیعی القادری سے تو آپ دونوں
 صاحبوں کو دلی عقیدت ہے صدیق یار جنگ مرحوم کے ساتھ
 آپ زیارت حرمین شریفین سے بھی شرف ہوئے ہیں اور ہندوستان
 کے اکثر متبرک مقامات آپ نے ملاحظہ کئے ہیں۔

۳۳ قاری عبد الولی صاحب شہید

مسموع ہوا ہے کہ زمانہ سابق میں بہت روز تک آپ یہاں رہے

بعد یہاں سے بخدمت امینی کو توالی اورنگ آباد کو گئے اور سکونو کو
 ناقابل ہاتھوں سے بڑی دلیری و مستقل فراجی کے ساتھ اورنگ آباد
 ہی میں آپ شہید ہوئے اور وہیں مدفون بھی۔ اکثر لوگوں سے
 وہاں آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر خیر سننے میں آیا اور یہاں بھی
 جس قدر حالات شہید کے سنے جاتے ہیں ان تمام سے
 ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو فن سپہ گری میں کمال تھا اور آپ
 قاری بھی تھے۔ چنانچہ بعض لایق شاگردوں نے آپ کے
 اورنگ آباد میں ہمیں قرآن مجید سنایا اور بعض نے یہاں بھی۔
 اگرچہ پڑھنے میں ہر ایک کے ہندی لہجہ ظاہر ہوتا ہے تاہم ہر ایک
 اپنی اپنی طرز پر اچھا پڑھتے ہیں جس سے ہمیں یقین ہوتا ہے کہ
 شہید بھی خوب قرأت و تلاوت قرآن فرماتے ہونگے۔ مختلف
 کوائف صحیحہ سے یہ بھی ہمیں ثابت ہوا ہے کہ آپ اعلیٰ درجہ کے

دلیر اور شجاع تھے اور ساتھ اس کے نہایت باخدا اور متقی اور دروغلگوئیوں
سے محفوظ رہیں جس سے ہمیں ضرور ہوا کہ فہرست اہل القادریہ کمال
میں آپ کا نام بھی درج کریں اور آپ کو ذکر خیر سے ہمیشہ یاد۔
وطن اصلی آپ کا لاہور تھا۔ خدائے تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت
فرمائے۔

(۳۳) حافظ محمد جان طلبہ الرحمن

حافظ صاحب مرحوم کی بھی اکثر لوگوں سے یہاں تعریف سنی
جاتی ہے کہ آپ بہت ہی عمدگی کے ساتھ قرآن مجید تلاوت فرماتے تھے
اور خوش گلوئی اور خوش نویس بھی۔ چنانچہ بعض عربی قطععات
تو ہم نے بھی خاص مرحوم کے ہاتھ کے کچھ پتھر خود دیکھے ہیں۔
مولوی سید حسین صاحب سرشتہ دار محکمہ دارالقضاہ بلکہ مرحوم
کے داماد ہیں اور بہت ہی لائق و ذی مروت شخص ہیں مگر نہیں

کہ آپ کے حالات و معاملات کے متعلق اس وقت ہم قلم کو اپنے آگے بڑھا سکیں۔

غرض جو باتیں عمدہ عمدہ لوگوں میں علی الخصوص سادات کرام و شرفاء عظام میں ہونی چاہئیں۔ وہ تمام سید صاحب موصوف میں بقضیہ موجود ہیں جس سے یقین ہوتا ہے کہ حافظ صاحب مرحوم ہی بڑے شریف اور قابل شخص ہونگے خداے تعالیٰ انہ کو غرق رحمت فرمائے۔ زیادہ ازین یاد مولیٰ ازہمہ اولی۔

جملہ حضرات مذکورین کے کمالات ظاہری و باطنی ظاہر ہونے سے میں بے انتہا مخطوط ہوا۔ اور ساتھ اس کے ان میں سے بعض احباب کی خاص توجہ دلی و قدر دانی فرماتے سے مشکور رہی۔ و نیز اذن حضرات سے بھی میں مسرور اور مشکور ہوں کہ جو راقم ہذا سے بوجہ المد و بحجۃ کلام المد محبت رکھتے ہیں

مگر افسوس ہے کہ اس مختصر تصنیف میں بخوف طوالت اونکے حالات
 میں یہاں نہیں لکھ سکے مگر معین حقیقی سے مجھے امید ہے کہ آئندہ
 موقع تالیف و تصنیف پر اگر خدا کو منظور ہوا تو اسکی مدد سے
 مافی الذہن جو حضرات معززین باقی رہ گئے ہیں اونکے حالات مع کمالات
 بیان کئے جاویں گے۔ خداے تعالیٰ اس دولت آصفیہ کو ابد الابد
 قائم رکھے اور نظر بد سے محفوظ رکھے جسکے وجود سے ہر قسم کے
 اصحاب کمالات یہاں موجود ہیں اور بہت ہی خوب مجمع علما و فضلاء
 کا اس وقت یہاں خدا کے فضل و کرم سے نظر آ رہا ہے۔ باوجود
 اس کے ہل مرتضیٰ کا شور و غل ہے اور ہر ایک اہل کمال
 کے یہاں اچھی قدر ہوتی ہے۔ اللہ عز و جل فرمادے۔

غرض ہر طرح سے مدح و ثناءات ذوالجلال شامل حال ہے
 اور سب باتیں یہاں کی بفضلہ تعالیٰ درست و اصلاح شدہ نظر آتی ہیں

مگر بعض باتیں زمانہ حال کے لحاظ سے جدید انتظام و سخت اصلاح
 طلب بھی معلوم ہوتی ہیں جن کی اصلاح حکام وقت کی ادنیٰ توجہ
 پر موقوف ہے اور اون کی اصلاح کا وقت آنا بھی شرط ہے
 اس لئے ظاہر کرنا اون باتوں کا اس وقت غیر ضروری و عند الضرورت
 ضروری متصور ہوتا ہے لہذا آئندہ ہر وقت موقع اصلاح و صلاح
 اون امور کا مسطور کرنا ہمیں ضرور ہوگا بالفعل اتنے ہی مضمون پر
 ہم اکتفا کرتے ہیں۔ اور اس تشکر نامہ کو اس شعر پر ختم

شعر

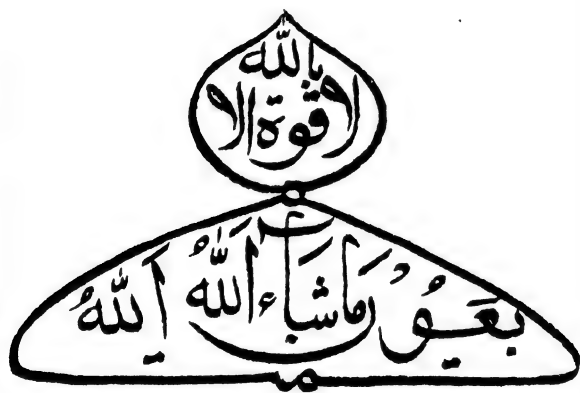
کسبِ کمال کن کہ عزیزِ جہان شوی۔

کس بے کمال ہیچ نیز د عزیز من

ایضا بزبانِ عربی

العلم مغرس کل فخر فاجتهد

ان لا يفوتك عز ذاك المغرب
واعلم بازال العلم ليسرينا له
من هممه في مطعم او ملبس



یادداشت


اگرچہ اُردو تحریرات کا مجھے کم اتفاق ہوا ہے تاہم اسوقت کے مناسب
اُردو زبان میں یہ کتاب لکھی گئی ہے اور علم تجوید وغیرہ میں یہ پہلی کتاب
ہے جو زمانہ حال کے مطابق با محاورہ اُردو میں بنجیال تفہیم اہل ہند
و بغرض فائدہ خاص و عام ایک نئی طرز سے تیار ہوئی ہو اور بفضلہ تعالیٰ
ہر حصہ خاص اس کتاب کے نہایت مستند و صحیح ہین اور کلمات زوائد و
مہملات و مبالعہ سے بالکل پاک و صاف ہے جنکو اس وقت بحیثیت
مجموعی ایک قسم کا نیا تحفہ کہنا یا سمجھنا غالباً نامناسب نہ ہوگا (واللہ اعلم
اور یہ تحفہ طلاب دکن کی خدمت میں خصوصاً و دیگر احباب اہل اسلام
کی خدمات میں عموماً پیش ہوتا ہی۔ مگر قبول اقدس ہے عز و شرف
والسلام علی اللہ و آلہ و سلم و علیہ السلام محمد سلیمان علوی
عفا عنہ الولی ۲ ابین الاول ۱۳۱۵ھ ہجری

اعلان

دو حصہ پہلے اور یہ حصہ بھی رتبہ طری شدہ ہے کوئی صاحب زیادہ شوق
مین آکر جست طبع نہ اڑھاوین جس قدر جلدین ان حصوں کی مطلوب
و مرغوب ہوں بلا تا مل منگو لین۔

فٹ جاسے اس کتاب کے ملنے کی یہ قرار پائی ہے اندرون چار کمان بلبد
حیدر آباد و کن شاپ سی عبد الزاق اینڈ کمپنی۔

و نیز مصنف صاحب کو لکھنے سے بھی غالباً لمبا و لگی۔

فٹ جس کتاب میں ہماری یہ مہر  نہ ہوگی
وہ لا کلام مسموعہ متصور ہوگی۔ اس کا ہر ایک کو خیال رہے



المعلم

خادم الحکما محمد عنایت الد خان

صحت نامہ حصہ سوم تشکر نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۲	۲	تلبتدی	نلبتدی	اس حصہ سوم کی چند
ایضاً ۹		المؤمنین	المؤمنین	غلطیوں کا بھی خیال
ایضاً ۱۰		اممتا	الممتا	رکے گا اور بوقت مطالعہ
۳	۴	رائتھم	رائیتھم	ان کو درست فرمائیجے گا
ایضاً ۹		الساور	اساوا	(مؤلف)
ایضاً ۲		وبے	وبے	
ایضاً ۶		رائت	رائت	
ایضاً ۸		ثرائت	ثرائت	
ایضاً ۸		سقاھم	سقاھم	

صفحه	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۳	۱۰	اِهَذَا	اِهَذَا	
۴	۸	خَيْرٌ	خَيْرٌ	
ایضاً	۱۰	علیه	علیه	
۹	۹	اعظم	اعظم	
۱۲	۱	کامل	کامل	
۱۲	۸	لمنع	لمنع	
۱۴	۳	تحتها	تحتها	
۳۰	۵	ممتاز	ممتاز	
۳۵	۳	گارونکو	گارونکو	
۳۶	۱	اخر	اخر	
۳۷	۳	ماولی	ماوی	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۳۷	۴	بہ سی	بے	
۳۸	۶	واقعش	دافعش	
۵۳	۱۱	عزائر	اعزاز	
۵۸	۱۲	انزل اللہ	انّ للہ	
ایضاً	ایضاً	سرجال	سرجلا	
۸۳	۳	قال رسول	قال الرسول	
۱۰۱	۳	بمقام	مقام	
۱۰۴	۱۲	ہی اتفاق	اتفاق	
۱۰۸	۵	آپ کے	آپ کے	
۱۱۱	۱۲	بوجہ اللہ	لوجہ اللہ	

بیان تحت

استہار چھاپنی مطبع مفید عالم گم

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع میں ہر قسم و ہر زبان کی کتابیں اردو و ہندی
فارسی عربی۔ نہایت خوش خط صحیح و عمدہ جلد اندازان نرخ پر عمدہ سیاہی
مصالح سے لیتھو میں طبع ہوتی ہیں۔ عدالتوں و محکمہ بند و بست اور
چنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات بھی چھپتے ہیں یہ نامی مطبع پچیس برس
سے اپنے فرائض کو نہایت ایمان داری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے
اور اس کی شہرت و نیک نامی روز افزون ہے اور اس مطبع میں کتب نسبت
اور مطابع کے بہت خوش خط و صاف و عمدہ چھاپی جاتی ہیں جن صاحبوں کو
بہ کچھ چھپوانا ہوا و انکو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے
نمونہ کے لئے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابیں کافی و وافی ہیں۔

المشاہدہ

محمد قادر علی خان جونی مالک و مہتمم مطبع مفید عالم گم

